تسہیلُ الصَّرف

حصّہ چہارم

تالیف

حضرت مولانا صدّیق احمد صاحب باندوی

ناشر

مکتبہ حبیبیہ دیوبند، پن: ۲۴۷۵۵۴، یوپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاصیاتِ ابواب

خاصیات: جمع ہے خاصیت کی ــــ ابواب کی خاصیت سے مراد ایسے معانی ہیں جو باب کے معنی سے زائد ہوں لیکن باب کیلئے لازم ہوں۔

یوں تو ثلاثی اور رباعی کے جتنے باب ہیں ان میں سے ہر ایک کے اندر کچھ نہ کچھ خاصیات پائی جاتی ہیں مگر ثلاثی مجرد کے تین باب (نَصَرَ - ضَرَبَ - سَمِعَ) میں خواص بہت پائے جاتے ہیں نیز ان تینوں ابواب میں ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکت مختلف ہوتی ہے اسی لئے ان کو اُمّ الابواب کہا جاتا ہے۔ اُمّ کے معنی اصل کے ہیں اور اصل یہ ہے کہ جب معانی میں اختلاف ہو تو حرکت میں بھی اختلاف ہونا چاہئے اور یہ بات صرف ان ہی تین ابواب میں پائی جاتی ہے۔

ہر باب کی خاصیت مع امثلہ بیان کی جاتی ہے

خاصیت

بابِ نَصَرَ یَنْصُرُ

اس باب کا مشہور خاصّہ مغالبہ ہے۔ مغالبہ کے معنی غالب آنے کے ہیں علم صرف کی اصطلاح میں مغالبہ کا مطلب یہ ہے کہ باب مفاعلہ کے صیغے کے بعد کسی فعل کو اس لئے ذکر کرنا کہ اس سے دو فریق میں سے ایک کے غالب آنے کو ظاہر کیا جائے۔ اس اظہارِ غلبہ کے لئے مثال واوی۔ یائی۔ اجوف یائی۔ ناقص یائی کے علاوہ جس فعل کو مفاعلہ کے بعد ذکر کریں گے، وہ بابِ نَصَرَ سے ہوگا، خواہ وہ فعل اپنی وضع کے اعتبار سے کسی اور باب سے آتا ہو جیسے یُضَارِبُنِی زَیْدٌ فَاَضْرُبُہٗ (زید مجھ کو مارتا ہے اور میں زید کو مارتا ہوں، لیکن میں مارپیٹ میں اس پر غالب آجاتا ہوں) یُخَاصِمُنِی زَیْدٌ فَاَخْصُمُہٗ (زید میرے ساتھ جھگڑا کرتا ہے۔ اور میں زید سے جھگڑا کرتا ہوں لیکن میں جھگڑے میں اس پر غالب آجاتا ہوں) ان دونوں مثالوں میں ضَرَبَ اور خَصَمَ کا مضارع مکسور العین ہے یعنی باب ضَرَبَ سے ہے لیکن مغالبہ کے لئے ان کو نَصَرَ سے لایا گیا ہے۔

سوالات

۱. باب نصر کا مشہور خاصہ کیا ہے؟ ۲. مغالبہ کا کیا مطلب ہے؟

۳. غیر باب نصر سے آنے والا فعل مغالبہ کے لئے آئے تو کس باب سے آتا ہے؟

۴. خاصیات کا کیا مطلب ہے؟ ۵. کن ابواب کے خواص زیادہ ہیں؟

خاصیت

(بَابِ ضَرَبَ يَضْرِبُ)

اِس بابْ کی خاصیت بھی مغالبہ ہے بشرطیکہ وہ فعل جس کو مفاعلہ کے بعد ذکر کرتا ہے، مثال واوی یا یائی یا اجوف یائی یا ناقص یائی ہو۔ ان چار صورتوں میں اظہار مغالبہ کے لئے فِعل کو ضَرَبَ سے لائیں گے اسلئے کہ یہ چاروں معتلات بابْ نَصَرَ سے نہیں آتے اور نہ ان کو نَصَرَ کی طرف نقل کرنا لغتِ عَرَبْ سے ثابت ہے۔ جیسے وَاعَدَنِیْ فَوَعَدْتُهٗ (مثال واوی) (ہم دونوں نے ایک دوسرے سے وعدہ کیا اور میں وعدے میں غالب آیا، یعنی پورا کردیا) يُوَاعِدُنِیْ فَاَعِدُهٗ - يَاسَرَنِیْ فَيَسَرْتُهٗ - يُيَاسِرُنِیْ فَاَيْسِرُهٗ (اللياسرۃ مثال یائی) آپس میں جوے بازی کرنا - بَايَعَنِیْ فَبِعْتُهٗ - يُبَايِعُنِیْ فَاَبِيْعُهٗ المبايعۃ (اجوف یائی) - آپس میں خرید وفروخت کرنا)

رَامَانِیْ فَرَمَيْتُهٗ - يُرَامِيْنِیْ فَاَرْمِيْهِ (المراماۃ ناقص یائی) (آپس میں تیر اندازی کرنا۔)

سوالات

۱. ضرب کی خاصیت بتائیے ؟ ۲. ضرب سے مغالبہ کے لئے آنے والے فعل کی شرط بتلائیے ؟ ـــــــــــ ۳. کچھ مثالیں اپنی طرف سے پیش کیجئے. !

خاصیت:
بَابْ سَمِعَ یَسْمَعُ

یہ بَابْ اکثر لَازِمْ آتا ہے اور وہ الفاظ جو رنج، خوشی، بیماری، رنگ، عیوب اور نقص جسمانی پر دلالت کرتے ہیں، وہ اکثر اسی باب سے آتے ہیں جیسے حَزِنَ (صورت غمگین ہوا) فَرِحَ (خوش ہوا) سَقِمَ (بیمار ہوا) کَدِرَ (گدلا ہوا) عَوِرَ (کانا ہوا) بَلِجَ (کشادہ ابرو ہوا).

خاصیت:
بَابْ فَتَحَ یَفْتَحُ

اِسْ بابْ کی خاصیتْ لفظی ہے اس سے وہ افعال آتے ہیں جن کے عَین یا لَامْ کلمہ میں یا دونوں میں حرف حلقی ہو جیسے ذَھَبَ (گیا) وَضَعَ (اس نے رکھا) بَخَعَ (اُس نے اپنے آپ کو غم کی وجہ سے قتل کر دیا).

اگر کوئی ایسا فعل اس بَاب سے آئے جس میں عَین یا لام کلمہ کی جگہ حرف حلقی نہ ہو تو وہ یا تو شَاذ ہوگا یا حقیقتہً اس باب سے نہ ہوگا جیسے اَبیٰ یابیٰ یہ شاذ ہے

رَکَنَ یَرْکَنُ. یہ فتحَ سے نہیں ہے بلکہ ماضی بابْ نَصَرَ سے اور مضارع بابْ سَمِعَ سے ہے۔ بابْ فتحَ کی خاصیت کے سلسلے میں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ کسی فعل کے فتحَ سے آنے کے لئے یہ شرط ہے کہ عین یا لام کلمہ کی جگہ حرفِ حلقی ہو، یہ مطلب نہیں کہ جس فعل میں عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو تو اس کا بابْ فتحَ سے آنا ضروری ہے۔

بہت سے افعال ایسے ہیں کہ جن کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہے اور وہ فتحَ سے نہیں آتے جیسے: وَعَدَ یَعِدُ. سَمِعَ یَسْمَعُ. بَلَغَ یَبْلُغُ.

خاصیت:

بَابَ کَرُمَ یَکْرُمُ

یہ بابْ ہمیشہ لازم ہوتا ہے اور اس کے مادّہ کے مدلول کی تین صورتیں ہیں (۱) یا تو ایسی صفت ہو جس پر موصوف کی خلقت و پیدائش ہو (۲) یا صفت عارضی ہو لیکن بار بار تجربہ اور مشق سے ذاتی کی طرح مستحکم اور لازم ہوگئی ہو۔ (۳) یا خلقی صفت کے مشابہ ہو۔ اوّل کی مثال جیسے: حَسُنَ (خوبصورت ہوا۔) صَغُرَ (چھوٹا ہوا) کَبُرَ (بڑا ہوا)

ثانی کی مثال: جیسے: فَقُهَ (سمجھدار ہوا)

ثالث کی مثال جیسے: جَنُبَ (ناپاک ہوا) طَهُرَ (پاک ہوا)

فائدہ . وصفات خلقیہ کَرُمَ کی طرح بابْ سَمِعَ سے بھی آتے ہیں۔ لیکن دونوں میں فرق ہے

کہ م سے آنے والے اوصاف میں دوام ہوتا ہے اور سمع سے آنے والے اوصاف میں دوام نہیں ہوتا

خاصیت

بَابْ حَسِبَ یَحْسِبُ

اس باب کی خاصیت لفظی ہے چند الفاظ اس باب سے آتے ہیں دو لفظ صحیح کے اور باقی مثال واوی اور یائی کے۔

حَسِبَ مصدر حُسْبَانٌ (گمان کرنا) نَعِمَ مصدر نَعْمَةٌ (بفتح نون) (اچھی زندگی گذارنا) یا نُعُومَةٌ (نرم اور نازک ہونا) وَبِقَ مصدر وُبُوقٌ (ہلاک ہونا) وَمِقَ مصدر مِقَةٌ (دوست رکھنا) وَثِقَ مصدر وَثُوقٌ (مضبوط ہونا) وَفِقَ مصدر وَفْقٌ (موافق ہونا) وَرِثَ مصدر وِرَاثٌ (میراث پانا) وَرِعَ مصدر وَرْعٌ (پرہیزگار ہونا) وَرِمَ مصدر وَرْمٌ (سوجنا) وَرِیَ مصدر وَرْیٌ (چقماق سے آگ نکالنا) وَلِیَ مصدر وَلْیٌ (نزدیک ہونا) وَغِرَ مصدر وَغْرٌ (کینہ رکھنا) وَحِرَ مصدر وَحْرٌ (کینہ رکھنا) وَلِہَ مصدر وَلْہٌ (متحیر ہونا) وَہِلَ مصدر وَہْلٌ (مراد کے خلاف کا وہم ہونا) وَعِمَ مصدر وَعْمٌ (کسی کے لئے نعمت کی دعا کرنا) وَطِیَ مصدر وَطْیٌ (پیرے کوٹنا اور روندنا) یَئِسَ مصدر یَأْسٌ (ناامید ہونا) یَبِسَ مصدر یُبْسٌ (خشک ہونا) وَبِطَ مصدر وَبْطٌ (کمزور ہونا) وَہِیَ مصدر وَہْیٌ (پھٹنا) وَعِقَ مصدر وَعْقٌ (جلدی کرنا)

سوالات

۱. سمع کی خاصیت کیا ہے؟ ۲. فتح کی خاصیت بتائیے؟ ۳. کیا جب عین یا لام کلمہ حلقی ہو تو باب فتح ہوگا؟ ۴. کرم کی خاصیت بتائیے؟ ۵. کرم و سمع میں کیا فرق ہے؟
۶. حسب کی خاصیت بتائیے؟

خاصیت:

بَابُ افعال

تعدیہ۔ لازم کو متعدّی کرنا اور متعدّی میں مفعول کی زیادتی کرنا، یعنی اگر مجرّد میں وہ فعل لازم ہے تو باب افعال میں متعدّی بیک مفعول ہوگا جیسے: جَلَسَ زَیْدٌ (زید بیٹھا) اَجْلَسْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو بٹھایا۔) اور اگر وہ فعل مجرّد میں متعدّی بیک مفعول ہو تو بابِ افعال میں متعدّی بدو مفعول ہوگا۔ جیسے: حَفَرَ زَیْدٌ نَهْرًا (زید نے نہر کھودی) اَحْفَرْتُ زَیْدًا نَهْرًا (میں نے زید سے نہر کھدوائی) اور اگر مجرّد میں متعدّی بدو مفعول ہو تو باب افعال میں متعدّی بسہ مفعول ہوگا جیسے: عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا (میں نے زید کو فاضل جانا) اَعْلَمْتُ عَمْرًوا زَیْدًا فَاضِلًا (میں نے عمرو کو بتایا کہ زید فاضل ہے)

صیر۔ کسی چیز کو صاحبِ ماخذ یعنی ماخذ والا بنانا۔ جیسے: اَشْرَکْتُ النَّعْلَ

میں نے جوتی کو شراک والا یعنی تسمہ والا بنایا، اس کا ماخذ شراک یعنی تسمہ ہے)

۳۔ الزام۔ متعدی سے لازم کرنا جیسے: أَحْمَدَ زَيْدٌ (زید قابلِ تعریف ہوا) اس کا مجرد سمع سے جو متعدی ہے جیسے حَمِدَ زَيْدٌ عَمْرًا (زید نے عمرو کی تعریف کی)

۴ تعریض۔ فاعل کا مفعول کو ماخذ کی جگہ لے جانا جیسے: أَبَعْتُ الفَرَسَ (میں گھوڑے کو بیع یعنی بیچنے کی جگہ لے گیا)۔

۵۔ وجدان۔ فاعل کا مفعول کو ماخذ کے ساتھ متصف پانا، ماخذ اگر لازم ہے تو مدلول کو صیغۂ فاعل سے ادا کیا جائے گا جیسے: أَبْخَلْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو بخل کے ساتھ متصف پایا۔ یعنی بخیل پایا) اور اگر ماخذ متعدی ہے تو مدلول کو صیغۂ مفعول سے بیان کیا جائے گا جیسے: أَحْمَدْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو محمود پایا)۔ وجدان کے ایک معنیٰ فاعل کو ماخذ کا پانا ہے اس صورت میں مفعول کا لحاظ نہیں ہوتا جیسے أَثْأَرْتُهُ (میں نے اس کا ثار یعنی قصاص پایا) ماخذ ثار ہے۔

۶۔ سلب۔ کسی سے ماخذ کو دور کرنا۔ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) اگر فعل لازم ہے تو سلب فاعل سے ہوگا جیسے: أَقْسَطَ زَيْدٌ (زید نے اپنے سے قسوط یعنی ظلم کو دور کیا) اگر فعل متعدی ہے تو سلب مفعول سے ہوگا جیسے أَشْكَيْتُهُ (میں نے اس کی شکایت دور کر دی)۔

۷۔ اعطاء ماخذ۔ فاعل کا مفعول کو ماخذ یا محلِ ماخذ دینا یا ماخذ کا حق دینا

اوّل کی مثال: اَعظَمتُ الکَلبَ (میں نے کتے کو عظم (یعنی ہڈی) دی.)

ثانی کی مثال: جیسے اَشوَیتُہٗ (میں نے اس کو گوشت بھوننے کے لئے دیا.) اس کا ماخذ شَیئٌ (بھوننا ہے) اَقبَرتُہٗ (میں نے اس کو قبر بنانے کے لئے جگہ دی.)

ثالث کی مثال: جیسے، اَقطَعتُہٗ قُضبَانًا (میں نے اس کو شاخوں کے کاٹنے کا حق دیا) یعنی اجازت دی. قُضبَانٌ، قَضِیبٌ کی جمع ہے جس کے معنی شاخ کے ہیں.

۸. بلوغ۔ فاعل کا ماخذ میں پہنچنا یا آنا، خواہ ماخذ زمان ہو یا مکان یا عدد ہو.

اَوّل کی مثال جیسے اَصبَحَ زَیدٌ (زید صبح کے وقت میں پہنچا یا آیا) **ماخذ صبح ہے**

ثانی کی مثال جیسے اَعرَقَ (وہ عراق میں پہنچا یا آیا) ماخذ عراق ہے.

ثالث کی مثال جیسے اَعشَرَتِ الدَّرَاھِمُ (دراہم دس کے عدد کو پہنچے.) ماخذ عَشرَۃٌ ہے

۹. صیرورت۔ اس کے تین معنی ہیں:

(۱) فاعل کا صاحب ماخذ ہونا (یعنی ... والا ہونا) جیسے اَلبَنَتِ النَّاقَۃُ اونٹنی دودھ والی ہوئی. اس کا ماخذ لَبَنٌ ہے.

(۲) فاعل کا ایسی چیز کا مالک ہونا جس میں ماخذ کی صفت پائی جائے. جیسے اَجرَبَ الرَّجُلُ ایک شخص خارشتی اونٹ کا مالک ہوا. اس میں جَرَبٌ ماخذ ہے اور اونٹ میں جرب کی صفت پائی جاتی ہے.

(۳) فاعل کا ماخذ میں کسی چیز والا ہونا جیسے اَخرَفَتِ الشَّاۃُ (بکری موسم خریف میں بچہ والی ہوئی.) ماخذ خریف ہے. جو ایک موسم کا نام ہے.

۱۰. لیاقت۔ فاعل کا مدلول ماخذ کے لائق اور مستحق ہونا، جیسے اَلاَمَ الفَرَعُ (سردار

ملامت کے لائق ہوا) اس کا ماخذ لَوْمٌ ہے، جس کے معنی ملامت کے ہیں۔

۱۱۔ حینونت۔ فاعل کا ماخذ کے وقت کو پہنچنا، جیسے اَحْصَدَ الزَّرْعُ کھیتی حصاد کے وقت یعنی کٹنے کے وقت کو پہنچی۔ اس کا ماخذ حصاد ہے۔

۱۲۔ مبالغہ۔ ماخذ میں کثرت اور زیادتی کا ہونا، خواہ مبالغہ مقدار میں ہو یا کیفیت میں ہو۔ اوّل کی مثال جیسے اَثْمَرَ النَّخْلُ (کھجور کا درخت بہت پھل والا ہوا) اس کا ماخذ ثَمَرٌ ہے۔ ثانی کی مثال جیسے اَسْفَرَ الصُّبْحُ (صبح بہت روشن ہوئی) اس کا ماخذ سِفْرٌ یعنی روشنی ہے۔

۱۳۔ ابتداء۔ کسی فعل کا ابتداء، اس باب سے اس معنی میں آنا۔ اس کی دو صورتیں ہیں مجرد میں کسی باب سے نہ آیا ہو، یا آیا ہو تو اس معنی میں نہ آیا ہو۔ اوّل کی مثال جیسے اَرْقَلَ (جلدی کیا) یہ مجرد میں کسی باب سے نہیں آیا۔ ثانی کی مثال جیسے اَشْفَقَ (وہ ڈر گیا) مجرد میں اس کے معنی شفقت اور مہربانی کرنے کے ہیں۔

۱۴۔ موافقت مجرد، تفعیل، تفعل اور استفعال یعنی ثلاثی مجرد اور باب تفعیل اور تفعل اور استفعال میں جس معنی میں آیا ہو اس معنی میں باب افعال میں بھی آئے۔ مثال اوّل دَجَی اللَّیْلُ ۔ وَاَدْجَی اللَّیْلُ پہلا فعل نَصَرَ سے ہے اور دوسرا فعل باب افعال سے ہے۔ دونوں کے معنی ہیں "رات تاریک ہوئی"۔ ثانی کی مثال اَکْفَرْتُهٗ وَکَفَّرْتُهٗ میں نے اس کو کفر کی طرف منسوب کیا۔ ثالث کی مثال اَخْیَمْتُهٗ وَتَخَیَّمْتُهٗ میں نے اس کو خیمہ بنایا۔ رابع کی مثال اَعْظَمْتُهٗ، وَاسْتَعْظَمْتُهٗ میں نے

اس کو بڑا خیال کیا۔

۱۵۔ مطاوعت۔ فَعَلَ و فَعَّلَ یعنی ثلاثی مجرد، اور باب تفعیل کی مطاوعت، یعنی ثلاثی مجرد اور باب تفعیل کے بعد باب افعال کا اس لئے آنا تاکہ اس بات پر دلالت کرے کہ مفعول نے فاعل کا اثر قبول کرلیا ہے۔

اوّل کی مثال، کَبَبْتُہٗ۔ فَاَکَبَّ (میں نے اس کو اوندھا کیا پس وہ اوندھا ہوگیا) ثانی کی مثال۔ جیسے بَشَّرْتُہٗ۔ فَاَبْشَرَ (میں نے اس کو خوش خبری دی، پس وہ خوش ہوگیا۔

فائدہ: (۱) مطاوعت کی صورت میں باب افعال لازم ہوگا، خواہ اس کے علاوہ اس کا استعمال متعدی ہو۔

(۲) مطاوعت کے معنی ہیں کسی فعل کا دوسرے فعل کے بعد اس لئے آنا تاکہ یہ معلوم ہو کہ پچھلے فعل کے فاعل کے اثر کو مفعول نے قبول کرلیا ہے۔

سوالات

۱۔ باب افعال کی خاصیات کتنی ہیں اور کیا کیا ؟

۲۔ تعدیہ کا کیا مطلب ہے ؟

۳۔ تصییر کس کو کہتے ہیں ؟

۴۔ الزام کیا ہے ؟

۵۔ تعریض بتایئے

۶۔ سلب ماخذ و اعطاء ماخذ کو سمجھایئے۔

۷۔ وجدان کی وضاحت کیجئے۔

۸۔ بلوغ و صیرورت کیا ہے ؟

۹۔ موافقت کس کو کہتے ہیں ؟

۱۰۔ مطاوعت کا کیا مطلب ہے ؟

۱۱۔ لیاقت و حینونیت کو بتایئے۔

خاصیت باب تفعیل

۱۔ تعدیہ۔ متعدی بنانا جیسے نَزَّلْتُہٗ. میں نے اس کو اُتارا۔ مجرد میں نزل لازم تھا، باب تفعیل میں متعدی ہوگیا۔

۲۔ تصییر۔ اس کے معنی باب افعال میں گذر چکے ہیں، مثال جیسے وَتَّرْتُ الْقَوْسَ (میں نے کمان کو وتر والا یعنی زہ دار بنا دیا۔) وَتَرٌ ماخذ ہے۔ اُردو میں وَتَر تانت کو کہتے ہیں۔

۳۔ سلب۔ جیسے قَذَّیْتُ عَیْنَہٗ (میں نے اس کے آنکھ سے کوڑا نکالا۔ اس کا ماخذ قَذًی ہے، جس کے معنی کوڑا کے ہیں۔ قَرَّدْتُ الْاِبِلَ (میں نے اونٹ سے چیچڑی نکالدی) اس کا ماخذ قُرَادٌ ہے۔ اُردو میں چیچڑی اور کلنی کے معنی ہیں۔

۴۔ صیرورت۔ اس کے معنی گذر چکے ہیں، جیسے نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت صاحب نَور یعنی شگوفہ دار ہوا۔ اس کا ماخذ نَوْرٌ ہے۔

۵۔ بلوغ۔ اس کے معنی گذر چکے ہیں، مثال جیسے عَمَّقَ زَیْدٌ (زید عمق تک پہنچا) یعنی بہت دُور اندیشی اختیار کی۔ خَیَّمَ (وہ خیمہ کے اندر داخل ہوا)

۶۔ مبالغہ۔ اس کے معنی گذر چکے ہیں۔ یہ خاصہ باب تفعیل میں زیادہ مستعمل ہے۔ دوسرے ابواب سے کم آتا ہے۔ مبالغہ کی یہاں تین قسمیں ہیں: (۱) فعل میں مبالغہ ہو، خواہ کیفیت میں ہو۔ جیسے صَرَّحَ (خوب ظاہر ہوا) یا تعداد میں ہو جیسے جَوَّلَ (بہت گھوما) (۲) فاعل میں مبالغہ ہو جیسے مَوَّتَ الْاِبِلُ (بہت اونٹ مرے؛

(۳) معمول میں مبالغہ ہو، جیسے قَطَّعْتُ الثِّیَابَ (میں نے بہت کپڑے کاٹے)

ان تینوں قسموں میں پہلی قسم اصل ہے۔

۷۔ نسبت بہ ماخذ۔ ماخذ کی طرف منسوب کرنا جیسے فَسَّقْتُہٗ (میں نے اس کو فسق کی طرف منسوب کیا۔ ماخذ فِسْقٌ ہے۔

۸۔ الباس ماخذ۔ کسی چیز کو ماخذ پہنانا، جیسے جَلَّلْتُ الْفَرَسَ۔ (میں نے گھوڑے کو زین پہنائی) ماخذ جُلٌّ ہے۔

۹۔ تخلیط۔ کسی چیز کا ماخذ سے ملمع کرنا، جیسے ذَهَّبْتُ الْاِنَاءَ (میں نے برتن کو سونے سے ملمع کیا۔ ماخذ ذَھَبٌ ہے۔

۱۰۔ تحویل۔ کسی چیز کو ماخذ یا مثل ماخذ بنانا۔

اوّل کی مثال نَصَّرَ البابا قَوْمَہٗ۔ (پوپ نے اپنی قوم کو نصرانی بنالیا)۔

دوسری کی مثال خَیَّمْتُ الرِّدَاءَ (میں نے چادر کو خیمہ کے طور پر بنایا۔)

۱۱۔ قصر یعنی اختصار کی غرض سے مرکب کا ایک کلمہ باب تفعیل سے بنالیا جائے جیسے ھَلَّلَ (اس نے لا الٰہ الا اللہ کہا۔) سَبَّحَ (اس نے سبحان اللہ کہا)

۱۲۔ موافقت۔ فَعَلَ۔ اَفْعَلَ۔ تَفَعَّلَ، یعنی ثلاثی مجرد، باب افعال و تفعّل کے ہم معنی ہونا جیسے تَمَرَّتُہٗ بمعنی تَمَرْتُہٗ (میں نے اس کو چھوڑدیا) تَمَرَّ بمعنی اَتْمَرَ (ترکھجور خشک ہوگئی) تَتَرَّسَ بمعنی تَتَرَّسَ۔ (ڈھال کو کام میں لایا)

۱۳۔ ابتداء۔ اس کے معنی گذر چکے ہیں، مثال جیسے لَقَّبَ زَیْدٌ عَمْرًا (زید نے عمر کا لقب رکھا) یہ مجرد میں کسی باب سے نہیں آتا۔ جَرَّبَ (امتحان کیا) ثلاثی مجرد میں جَرَبَ ہے

یعنی (اونٹ کھجلی والا ہوا۔)

سوالات

۱۔ باب تفعیل کے خواص کیا ہیں؟

۲۔ مبالغہ کا کیا مطلب ہے؟

۳۔ نسبت بہ مأخذ والباس مأخذ کس کو کہتے ہیں؟

۴۔ تخلیط و تحویل کا مطلب بتائیے۔

۵۔ ابتداء کی تعریف کیجیے۔

خاصیّت
بَابُ تَفَعُّلُ

۱۔ مطاوعۃ تفعیل۔ یعنی باب تفعّل کا باب تفعیل کے بعد آنا تاکہ دلالت کرے کہ فاعل کے اثر کو مفعول نے قبول کرلیا ہے۔ اس کی دو۲ قسمیں ہیں:

(۱) اوّل۔ مفعول سے اثر کا جدا ہونا ناممکن ہو۔ جیسے قَطَّعْتُهٗ فتقطع، (میں نے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کیا، پس وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔)

(۲) مفعول سے اثر کا جدا ہونا ممکن ہو جیسے اَدَّبْتُهٗ فَتَاَدَّبَ (میں نے اس کو ادب سکھایا

پس وہ باادب ہوگیا۔) ادب کے لئے ضروری نہیں کہ حاصل ہونے کے بعد باقی رہے، اس کا زائل ہونا ممکن ہے۔

٢۔ **تکلّف**۔ ماخذ کے حاصل کرنے میں تکلف اور بناوٹ کرنا، جیسے تَکَوَّفَ زَیْدٌ (اُس نے اپنے آپ کو کوفہ کی طرف بتکلّف منسوب کیا) اس کا ماخذ کوفہ ہے۔ تَشَجَّعَ زَیْدٌ (زید نے بتکلّف بہادری ظاہر کی)

٣۔ **تجنّب**۔ جیسے تَحَوَّبَ زَیْدٌ (زید نے گناہ سے پرہیز کیا۔ ماخذ حَوْبٌ بمعنی گناہ ہے۔

٤۔ **لَبس** ماخذ بمعنی فاعل کا ماخذ کو پہننا، جیسے تَخَتَّمَ (اُس نے انگوٹھی پہنی، اس کا ماخذ خَاتَمٌ ہے۔

٥۔ **تعمّل**۔ ماخذ کو کام میں لانا جیسے تَدَهَّنَ (تیل کو کام میں لایا، یعنی بدن کو ملا) اس کا ماخذ دُهْنٌ بمعنی تیل ہے۔ تَتَرَّسَ (وہ ڈھال کو کام میں لایا) یعنی ڈھال کو اپنے چہرے کے سامنے رکھا۔ ماخذ تُرْسٌ ہے بمعنی ڈھال۔ تَخَیَّمَ (خیمہ کو کام میں لایا) یعنی اس کو کھڑا کیا۔ اس کا ماخذ خیمہ ہے۔

٦۔ **اتخاذ**۔ اس کی چار صورتیں ہیں:

(١) ماخذ کو بنانا جیسے تَبَوَّبَ (اس نے دروازہ بنایا۔)

(٢) ماخذ کو لینا جیسے تَجَنَّبَ (اس نے ایک جانب اختیار کی۔) ماخذ جَنْبٌ ہے۔

(٣) کسی چیز کو ماخذ بنانا جیسے تَوَسَّدَ الْحَجَرَ (اس نے پتھر کو تکیہ بنایا) اس کا ماخذ وِسَادَةٌ ہے۔

(٤) کسی چیز کو ماخذ میں لینا جیسے تَأَبَّطَ الصَّبِیَّ (بچہ کو بغل میں لیا) اس کا ماخذ اِبْطٌ

بمعنی تفعّل ہے۔

۷. تدریج. کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا، جیسے تَجَرَّعَ الْمَاءَ (اس نے گھونٹ گھونٹ پانی پیا) تَحَفَّظَ الْقُرْآنَ (اس نے تھوڑا تھوڑا قرآن کو یاد کیا)

۸. تحوّل. کسی چیز کا ماخذ یا مثل مانند ہونا جیسے تَنَصَّرَ (وہ نصرانی ہو گیا) تَبَحَّرَ (وہ وسعت علم میں دریا کی طرح ہو گیا) اس کا ماخذ بَحْر ہے

۹. صیرورت. اس کے معنی گزر چکے ہیں. مثال جیسے تَمَوَّلَ (وہ صاحب مال ہوا) مَالٌ ہے.

۱۰. موافقت مجرّد و اِفعال و تفعیل و استفعال جیسے تَقَبَّلَ بمعنی قَبِلَ (قبول کیا) تَبَصَّرَ بمعنی أَبْصَرَ (اس نے دیکھا) تَكَذَّبَ بِزَيْدٍ بمعنی كَذَّبَ زَيْدًا۔ (اس نے زید کو کذب کی طرف منسوب کیا) تَحَوَّجَ بمعنی اِسْتَحْوَجَ (اس نے حاجت طلب کی.

۱۱. ابتدا، اس کی دو صورتیں ہیں جیسا کہ اس سے پہلے اس کا بیان ہو چکا ہے (۱) یہ کہ اس کا استعمال مجرد سے نہ ہو جیسے تَشَمَّسَ (دھوپ میں بیٹھا) اس کا مجرد مستعمل نہیں.

(۲) یہ کہ مجرد میں کسی اور معنی میں آیا ہو۔ جیسے تَكَلَّمَ زَيْدٌ (زید نے بات کی) اس کا مجرد كَلَمَ۔ بمعنی جَرَحَ (زخمی ہوا) مستعمل ہے

سَوالاتُ

۱. تفعّل کے خواص کتنے ہیں اور کیا کیا؟
۲. تکلّف کس کو کہتے ہیں؟
۳. تجنّب و تعمّل کسے کہتے ہیں؟
۴. تدریج و تحوّل کو سمجھائیے

خاصیت
باب تفاعُل

۱. تشارک: تَشَارُک بمعنیٰ مشارکت ہے جو باب مفاعلت کا خاصّہ ہے ان دونوں میں صرف لفظ کے اعتبار سے کچھ فرق ہے۔ مفاعلت میں دُو شریکوں میں سے ایک بصورت فاعل ہوتا ہے اور دُوسرا بصورتِ مفعول، اور بابُ تفَاعل میں دونوں بصورتِ فَاعل ہوتے ہیں جیسے تخَاصَم زیدٌ وعمرو۔ (زید اور عمرو ایک دوسرے سے لڑے)۔

۲. شرکت: فعل کے صرف صدور میں شریک ہونا نہ کہ وقوع میں جیسے ترافعا شیئاً (دونوں نے مل کر ایک چیز کو اٹھایا۔)

۳. تخییل۔ ماخذ کا حصول اپنے اندر دکھانا، جو درحقیقت حاصل نہیں ہے جیسے تمَارَضَ زَیدٌ (زید نے اپنے کو بیمار دکھایا) حالانکہ وہ بیمار نہیں ہے۔

فائدہ: اس سے پہلے باب تفعّل کی خاصیات میں ایک خاصیت تکلّف کا بیان ہوا ہے تخییل اور تکلّف میں فرق یہ ہے کہ تکلف میں ماخذ فعل مرغوب ہوتا ہے اور تخییل میں مکروہ اور ناگوار ہوتا ہے۔ محض دوسرے کو دکھانے اور دھوکا دینے کے لئے ماخذ کو ظاہر کرتا ہے۔

۴. مطاوعت۔ فَاعل بمعنیٰ اَفْعَلَ باب مفاعلت کی مطاوعت جبکہ

مفاعلۃ اِفعال کے معنی میں ہو۔ مطاوعت کے معنی گذر چکے ہیں۔
مثال جیسے باعدتہ فتباعد (میں نے اس کو دور کیا، پس وہ دُور ہو گیا)
اس مثال میں تباعد باعدت کا مطاوع ہے۔ اور باعدت ابعدت کے
معنی میں ہے۔

۵۔ موافقت مجرّد، جیسے تعالٰی بمعنی عَلَا (بلند ہوا)
۶۔ موافقت افعل، باب افعال کی موافقت، جیسے تیامن بمعنی اَیْمَنَ
(یمن میں داخل ہوا۔)
۷۔ ابتداء، اس کے معنی گذر چکے ہیں۔ مثال جیسے تبَارَكَ (بابرکت ہوا)
اس کا مجرّد بَرَكَ ہے۔ جس کے معنی ہیں (اونٹ بیٹھا) تداحك یعنی
تداخل، اس کا مجرد مستعمل نہیں ہے۔

فائدہ: باب مفاعلۃ میں جو لفظ متعدّی بدو مفعول ہوگا وہ تفاعل میں متعدّی
بیک مفعول ہوگا، اور اگر مفاعلۃ میں متعدّی بیک مفعول ہے۔ تو
تفاعل میں لازم ہو جائے گا۔ اوّل کی مثال جیسے جاذبتُ زَیدًا
ثَوْبًا (میں نے زید کا کپڑا کھینچا) اگر اس کو باب تفاعل میں لے جائیں
گے تو ایک مفعول ہو جائے گا۔ جیسے تجاذبنا ثَوْبًا (ہم نے ایک
دوسرے کا کپڑا کھینچا) قاتلت زیدًا (میں نے زید سے قتال کیا) تقاتلت
انا و زید (میں نے اور زید نے ایک دوسرے سے قتال کیا۔ باب مفاعلۃ
میں متعدی بیک مفعول تھا اور باب تفاعل میں لازم ہو گا۔

سوالات

۱۔ باب تفاعل کے خواص کتنے ہیں اور کیا کیا؟

۲۔ تشارک اور شرکت کا کیا مطلب ہے۔ دونوں میں فرق کیا ہے؟

۳۔ مطاوعت کس کو کہتے ہیں؟ ۴۔ تخییل کیا ہے؟

۵۔ تخییل و تکلف میں کیا فرق ہے۔ ۶۔ تفاعل کن کن ابواب کی موافقت کرتا ہے؟

۷۔ ابتدا کی مثال دیجئے۔

خاصیت

بَاب مفاعلتْ

مشارکت، دو شخصوں کا اس طرح مل کر کام کرنا کہ ہر ایک کا فعل دُوسرے پر واقع ہو یعنی ان میں سے ہر ایک فاعل بھی ہو اور مفعول بھی، لیکن عبارت میں ایک فاعل ہوگا اور دوسرا مفعول۔ جیسے قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرًا (زید اور عمرو دونوں نے باہم قتال کیا۔) ضَارَبَ زَیْدٌ عَمْرًا (زید اور عمر دونوں نے ایک دوسرے کو مارا۔

۲۔ موافقت مجرد۔ ثلاثی مجرد کے معنی میں موافق ہونا، جیسے سَافَرَ زَیْدٌ بمعنی سفر زید (زید نے سفر کیا۔)

۔ موافقت افعال۔ جیسے باعدتہ بمعنی اَبْعَدْتُہٗ (میں نے اس کو دور کیا)

۴۔ موافقت تفعّل۔ جیسے ضَاعَفْتُہٗ بمعنی ضَعَّفْتُہٗ (میں نے اس کو دوچند کردیا)۔

۵۔ موافقت تفاعل۔ جیسے شَاتَمَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو بمعنی تَشَاتَمَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمرو نے ایک دوسرے کو گالی دی)

۶۔ تصییر۔ کسی شے کو صاحب ماخذ بنانا۔ اس سے پہلے اس کی تعریف ہوچکی ہے، جیسے عَافَاکَ اللّٰہُ (اللہ تجھ کو عافیت والا بنائے)

۷۔ ابتداء۔ اس کے معنی گذر چکے ہیں۔ مثال جیسے قَاسَا زَیْدٌ (زید نے سختی برداشت کی) اس کا مجرد قسوۃ مستعمل ہے جس کے معنی سخت دل ہونا ہے۔ تَاخَتَ زَیْدٌ (زید نے اپنی سرحد کو دوسرے کی سرحد سے ملادیا ہے) اس کا مصدر المتاختۃ ہے، اس کا مجرد مستعمل نہیں ہے۔

سوالات

۱۔ باب مفاعلت کی خاصیات کتنی ہیں اور کیا کیا؟

۲۔ مشارکت کا کیا مطلب ہے؟

۳۔ موافقت کا کیا مفہوم ہے اور مفاعلت کن ابواب کی موافقت کے لئے آتا ہے؟

۴۔ تصییر کیا ہے؟

۵۔ ابتداء کی وضاحت کیجئے۔

۶۔ مذکورہ خواص کی ایک ایک مثال اپنے ذہن سے پیش کیجئے۔

خاصیت

افتعال

۱۔ اتخاذ۔ اس کی چار صورتیں ہیں جن کا بیان باب تفعل میں ہوچکا ہے۔

(۱) ماخذ بنانا (۲) ماخذ کو لینا (۳) کسی چیز کو ماخذ بنانا (۴) کسی چیز کو ماخذ میں لینا۔ ہر ایک کی مثال ترتیب وار لکھی جاتی ہے۔

۱۔ اِجْتَحَرَ (سوراخ بنایا) اس کا ماخذ جُحْرٌ ہے۔ اِحْتَجَرَ (اس نے حجرہ بنایا) اس کا ماخذ حُجْرَۃٌ ہے۔

۲۔ اجتنب (اس نے جانب اختیار کی) یعنی ایک گوشہ میں بیٹھا۔ اس کا ماخذ جَنْبٌ بمعنی جانب۔گوشہ ہے۔

۳۔ اِغْتَذَی الشَّاۃَ (اس نے بکری کو غذا بنایا) اس کا ماخذ غذاءٌ ہے۔

۴۔ اِعْتَضَدَہٗ (اس کو بغل میں لیا) اس کا ماخذ عضدٌ ہے۔

۲۔ تصرف۔ فعل کے حاصل کرنے کی کوشش کرنا جیسے اِکْتَسَبَ (اس نے مال حاصل کرنے کی کوشش کی)

۳۔ تخییر۔ فاعل کا کسی کام کو اپنے لئے کرنا جیسے اِکْتَسَلَ (اپنے لئے

کیل کیا) یعنی ناپا۔

۴۔ مطاوعت فعّل۔ باب تفعیل کے بعد افتعال کا اس لئے آنا کہ دلالت کرے کہ فاعل کے اثر کو مفعول نے قبول کرلیا ہے، جیسے غَمَّمْتُهٗ فَاغْتَمَّ (میں نے اس کو غمگین کیا پس وہ غمگین ہوگیا)

۵۔ موافقت مجرد۔ جیسے اِبْتَلَجَ بمعنی بَلَجَ (کشادہ ہوا)

۶۔ موافقت افعال۔ جیسے اِحْتَجَزَ بمعنی اَحْجَزَ (حجاز میں داخل ہوا)

۷۔ موافقت تفعّل۔ جیسے اِرْتَدٰی بمعنی تَرَدّٰی (چادر اوڑھی)

۸۔ موافقت تفاعل۔ جیسے اِخْتَصَمَ زید و عمرو بمعنی تَخَاصَمَ زید و عمرو (زید اور عمرو نے باہم خصومت کی)

۹۔ موافقت استفعال۔ جیسے اِئْتَجَرَ بمعنی اِسْتَاجَرَ (اس نے اجرت طلب کی)۔

۱۰۔ ابتداء۔ جیسے اِسْتَلَمَ (اس نے پتھر چوما) اس کا ماخذ سَلِمَۃٌ بکسر اللام ہے بمعنی پتھر۔ اس کا مجرد سَلِمَ ہے بمعنی سلامت رہا۔ اِتَّیَمَ زَیْدٌ اس کا مصدر اِتِّیَامٌ (کھو کی بکری ذبح کرنا) اس کا مجرد مستعمل نہیں۔

سوالات

۱۔ افتعال کے خواص کتنے ہیں اور کیا کیا۔؟

۲۔ اتخاذ کیا ہے اور اس کی کتنی صورتیں ہیں۔؟

۳۔ تصرف کا کیا مطلب ہے ؟

۴۔ تخییر کو بیان کیجئے

۵۔ انفعال کن ابواب کی موافقت کرتا ہے ؟

۶۔ مطاوعت کی مثال دیجئے۔

خاصیت
استفعال

۱۔ طلب۔ ماخذ کو طلب کرنا جیسے اِسْتَطْعَمْتُہٗ (میں نے اس سے کھانا طلب کیا) ماخذ طعام (کھانا) ہے۔

۲۔ لیاقت۔ کسی شے کا ماخذ کے لائق ہونا، جیسے اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ (کپڑا پیوند کے لائق ہو گیا) اس کا ماخذ رُقْعَۃٌ (پیوند) ہے۔

۳۔ وجدان۔ اس کے معنی گذر چکے ہیں مثال: جیسے اِسْتَکْرَمْتُہٗ (میں نے اس کو کرم کے ساتھ متصف پایا) یعنی سخی پایا۔ اس کا ماخذ کَرَمٌ ہے بمعنی سخاوت۔

۴۔ حسبان۔ فاعل کا کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ موصوف گمان کرنا، جیسے اِسْتَحْسَنْتُہٗ (میں نے اس کو نیک گمان کیا) اس کا ماخذ حُسْنٌ ہے۔

۵۔ تحول۔ کسی چیز کا عین ماخذ یا مثل ماخذ ہونا، جیسے اِسْتَحْجَرَ الطِّیْنُ (مٹی پتھر یا مثل پتھر کے ہوگئی) اِسْتَنْوَقَ الْجَمَلُ (اونٹ اونٹنی ہوگیا) یعنی جس طرح اونٹنی میں کمزوری ہوتی ہے اسی طرح اونٹ کمزور ہوگیا۔ اول مثال تحول صوری کی ہے دوسری مثال تحول معنوی کی ہے۔

۶۔ اتخاذ۔ اس کے معنی گذر چکے ہیں۔ مثال: جیسے اِسْتَوْطَنَ الْحِجَازَ (اس نے حجاز کو وطن بنالیا)

۷۔ قصر۔ اختصار کے واسطے مرکب سے ایک کلمہ مشتق کرنا، جیسے اِسْتَرْجَعَ (انا للہ وانا الیہ راجعون) کہا۔

۸۔ مطاوعت اَفْعَلَ۔ باب افعال کی مطاوعت۔ اس کے معنی گذر چکے ہیں۔ مثال: جیسے اَقَمْتُہٗ فَاسْتَقَامَ (میں نے اسکو کھڑا کیا پس وہ کھڑا ہوگیا)۔

۹۔ موافقت مجرد وافعال وتفعل او انفعال، جیسے اِسْتَقَرَّ بمعنی قَرَّ (ٹھہر گیا) اِسْتَجَابَ بمعنی اَجَابَ (جواب دیا۔ قبول کیا) اِسْتَکْبَرَ بمعنی تَکَبَّرَ (اس نے غرور کیا) اِسْتَعْصَمَ بمعنی اِعْتَصَمَ (اس نے چنگل مارا۔ یا گناہ سے بچا)۔

۱۰۔ ابتداء۔ جیسے استعان (اس نے زناف کے نیچے کے بال صاف کئے) اس کا ماخذ عَانَۃٌ ہے اس کا مجرد عان یعون سے ہے

جس کا ماخذ عون (مدد ہے)۔ اِسْتَأْجَزَ اس کا مصدر استیجاز (ٹیڑھا ہونا ہے) اس کا مجرد مستعمل نہیں۔

سوالات

۱۔ استفعال کی خاصیات کتنی ہیں اور کیا کیا۔؟

۲۔ طلب کیا ہے؟ ۳۔ لیاقت کس کو کہتے ہیں۔؟

۴۔ وجدان و حسبان کا کیا مطلب ہے؟

۵۔ تحول کو بیان کیجئے۔ ۶۔ اتخاذ کی مثال دیجئے

۷۔ قصر کی مثال دیجئے ۸۔ مطاوعت کی مثال دیجئے

۹۔ باب استفعال کن ابواب کی موافقت کرتا ہے؟

۱۰۔ ابتدار کی مثال دیجئے۔

خاصیت
انفعال

۱۔ لزوم ۔ (لازم ہونا) یعنی باب انفعال کا خاصہ لازم ہونا ہے خواہ اس کا مجرد بھی لازم ہو یا متعدی۔ اول کی مثال جیسے اِنْفَرَحَ (خوش ہوا) اس کا مجرد فَرِحَ ہے وہ بھی لازم ہے یعنی خوش ہوا۔ ثانی کی مثال جیسے اِنْصَرَفَ (لوٹا۔ پھیرا) یہ لازم ہے اور اس کا مجرد

عَرَفَ متعدی ہے جس کے معنی ہیں اس نے پہچانا۔

علاج ۔ یعنی باب منفعل کا ان فعلوں سے ہونا جس کے معنی کا ادراک حواس ظاہرے ہو سکے اور اعضاء ظاہری (ہاتھ، پاؤں، چہرہ) کا اثر ہوں جیسے اِنْکَسَرَ (ٹوٹا) اِنْفَطَرَ (پھٹا)

لزوم اور علاج باب انفعال کے لئے لازم ہے اس کا کوئی فعل ان دونوں صفتوں سے خالی نہ ہوگا۔ انفعال کے علاوہ دوسرے ابواب میں ان کا استعمال مجازی ہوگا۔

مطاوعت فَعَلَ ۔ مجرد کی مطاوعت جیسے کَسَرْتُہٗ فَانْکَسَرَ (میں نے اس کو توڑا پس وہ ٹوٹ گیا) مطاوعت کے معنی گذر چکے ہیں

مطاوعت اَفْعَلَ ۔ باب افعال کی مطاوعت جیسے اَغْلَقْتُ الْبَابَ فَانْغَلَقَ (میں نے دروازہ بند کیا پس وہ بند ہو گیا)

موافقت فَعَلَ ۔ مجرد کی موافقت جیسے اِنْصَلَحَ بمعنی صَلَحَ (کشادہ ہوا)

موافقت اَفْعَلَ ۔ باب افعال کی موافقت جیسے اِنْحَجَزَ بمعنی اَحْجَزَ (حجاز میں داخل ہوا) اِنْحَصَدَ الزَّرْعُ بمعنی اَحْصَدَ الزَّرْعُ (کھیتی حصاد کے وقت کو یعنی کٹنے کے وقت کو پہونچ گئی)

باب انفعال کا یہ خاصہ بہت کم آتا ہے۔

ابتداء ۔ جیسے اِنْطَلَقَ (چلا گیا) اس کا مجرد طَلَقَ آتا ہے جس کے معنی ہیں (کشادہ روئی اختیار کی)

فائدہ۔ باب انفعال کے فاء کلمہ میں لام۔ میم۔ نون۔ واؤ
اور حرف لین ثقل کی وجہ سے نہیں آتے۔ اگر یہ حروف فاء کلمہ
کی جگہ ہوں گے تو اس کو باب افتعال سے لایا جائے گا
لَوَيْتُ الرَّسَنَ فَالْتَوٰى (میں نے رسی بٹی پس رسی بٹ گئی)
مَدَدْتُهٗ فَامْتَدَّ (میں نے اس کو کھینچا پس وہ کھینچ گیا) نَقَلْتُهٗ
فَانْتَقَلَ (میں نے اس کو منتقل کیا پس وہ منتقل ہو گیا) رَفَعْتُهٗ
فَارْتَفَعَ (میں نے اس کو اٹھایا پس وہ اٹھ گیا) وَصَلْتُهٗ فَاتَّصَلَ
(میں نے اس کو ملایا پس وہ مل گیا) لیکن اِمَّاذَ اور اِمَّحٰی
کا باوجودیکہ فاء کلمہ ان میں میم ہے، باب انفعال سے
نادر ہے اِمَّاذَ اصل میں اِنْمَاذَ اور اِمَّحٰی اصل میں
اِنْمَحٰی تھا، دونوں جگہ نون کو میم سے بدل کر میم کا میم میں
ادغام کر دیا۔

سوالات

۱۔ انفعال کی خاصیات کیا ہیں اور کتنی ؟

۲۔ لزوم کیا ہے ؟

۳۔ علاج کا کیا مطلب ہے ؟

۴۔ باب انفعال کن ابواب کی مطاوعت کرتا ہے ؟

۵۔ باب انفعال کن ابواب کی موافقت کرتا ہے ؟

خاصیت

باب افعیعال

۱۔ لزوم۔ یعنی باب افعیعال زیادہ تر لازم مستعمل ہوتا ہے جیسے:
اَلْاِحْدِیْدَابُ (کبڑا ہونا) اَلْاِخْشِیْشَانُ (بہت سخت ہونا)
اَلْاِخْلِیْلَاقُ (کپڑے کا پرانا ہونا) یہ سب لازم ہیں کبھی کبھی متعدی بھی آجاتا ہے، جیسے اِحْلَوْلَیْتُہٗ (میں نے اس کو
شیریں سمجھا) اِعْرَوْرَیْتُہٗ (میں گھوڑے پر بغیر زین کے سوار ہوا)
۲۔ مبالغہ۔ جیسے اِعْشَوْشَبَتِ الْاَرْضُ (زمین بہت گھاس والی ہوگی)
فائدہ: اس باب میں اکثر مبالغہ کے معنی ہوتے ہیں۔
۳۔ مطاوعت فَعَلَ۔ ثلاثی مجرد کی مطاوعت جیسے ثَنَیْتُہٗ
فَاثْنَوْنٰی (میں نے اس کو لپیٹا پس وہ لپٹ گیا)
۴۔ موافقت استفعل۔ باب استفعال کی موافقت جیسے:۔
اِحْلَوْلَیْتُہٗ بمعنی اِسْتَحْلَیْتُہٗ (میں نے اس کو شیریں سمجھا)

سوالات

۱۔ افعیعال کے خواص کیا ہیں۔؟

۲۔ لزوم و مبالغہ کی مثالیں دیجئے۔

۴۔ مطاوعت و موافقت کے مواقع مع امثلہ ذکر کیجئے۔

خاصیت
افعلال وافعیلال

ان دونوں بابوں کے چار چار خواص ہیں۔
لزوم۔ مبالغہ۔ لون۔ عیب جیسے اِحْمَرَّ از افعلال (بہت سرخ ہوا) اِشْهَابَّ از اِفْعِیلَال (بہت سفید ہوا)
ان دونوں مثالوں میں لزوم، مبالغہ اور لون ہے۔
اِحْوَلَّ از افعلال۔ اِحْوَالَّ از افعیلال (بہت بھینگا ہو
ان دونوں مثالوں میں لزوم، مبالغہ اور عیب ہے۔

خاصیت
اِفْعِوَّالٌ

اس باب کی بنار مقتضب ہے۔ مقتضب کے معنی ہیں کٹا ہ
اصطلاح میں "مقتضب" ایسی بنار کو کہتے ہیں جس کی اصل یا ش

اصل نہ ہو اور حرف الحاق اور حرف زائد سے جو کسی معنی کے لئے ہو خالی ہو اس کو "مرتجل" بھی کہتے ہیں۔

سَوالاتُ

۱۔ افعلال اور افعیلال کے خواص مع امثلہ بیان کیجئے

۲۔ افعوّال سے آنے والے افعال کی بنا کس چیز پر ہوتی ہے ۔؟

۳۔ تقضب کا کیا مطلب ہے؟

خاصیت
فَعْلَلَ

اس باب کے خواص بہت ہیں، ان میں سے چند کو بیان کیا جارہا ہے۔

۱۔ قصر۔ اس کے معنی گذر چکے ہیں۔ مثال جیسے بَسْمَلَ (بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا)

۲۔ الباس ماخذ۔ اس کے معنی گذر چکے ہیں، مثال جیسے بَرْقَعَهٗ (اس نے اس کو برقع پہنایا)

۳۔ مطاوعت خود۔ اپنی مطاوعت کے لئے جیسے عَطْرَسَ التَّلُّ

بَصَرَہٗ فَغَطَرَشَ (رات نے اس کی آنکھ کو تاریک بنایا۔ پس وہ تاریک ہوگئی)۔

۴۔ اتخاذ۔ اس کے معنی گذر چکے ہیں۔ مثال جیسے قَنْطَرَ (اس نے پل بنایا) اس کا ماخذ قَنْطَرَۃٌ (پل) ہے۔

۵۔ تعمل۔ ماخذ کو کام میں لانا جیسے زَعْفَرَ الثَّوْبَ (اس نے زعفرانی کپڑا رنگا)۔

فائدہ۔ یہ باب ہمیشہ صحیح اور مضاعف آتا ہے۔ کبھی کبھی مہموز اور معتل بھی آجاتا ہے جیسے اَلْاَوْلَقَۃُ (مجنون ہونا)، یہ مہموز الفاء ہے الزَّأْبَرَۃُ (کپڑے کا بہت بوسیدہ ہونا) یہ مہموز العین ہے۔ طَمْأَنَ ظَھْرَہٗ (اس نے اپنی پیٹھ کو برابر کیا) یہ مہموز اللام الاول ہے کَرْفَأَ اللّٰہُ السَّحَابَ (خدا نے ابر کو متفرق کر دیا) یہ مہموز اللام الثانیہ ہے
اَلْوَھْوَھَۃُ (غرّانا) یہ معتل ہے۔

سوالات

۱۔ فعلل کے خواص کیا ہیں اور کتنے۔؟

۲۔ قصرو الباس ماخذ کی امثلہ دیجیے۔

۳۔ مطاوعت و اتخاذ کو سمجھایئے ۴۔ تعمل کس کو کہتے ہیں؟

خاصیت
تفعلل

۱۔ مطاوعت فَعْلَلَ۔ جیسے دَحْرَجْتُہٗ فَتَدَحْرَجَ (میں نے اس کو لڑھکایا پس وہ لڑھک گیا)

۲۔ اقتضاب۔ اس کے معنی گذر چکے ہیں۔ مثال جیسے تَبَهْنَسَ (وہ ناز سے چلا)

خاصیت
افعنلال

۱۔ و ۲۔ لزوم و مطاوعت فَعْلَلَ (رباعی مجرد مع مبالغہ) جیسے ثَعْجَرْتُہٗ فَاثْعَنْجَرَ (میں نے اس کا خون بہایا پس اس کا خون بہت بہا)۔

خاصیت
افعلال

۱۔ و ۲۔ لزوم و مطاوعت فَعْلَلَ یعنی باب افعلال بھی اصلال

کی طرح لازم ہوتا ہے اور رباعی مجرد کی مطاوعت کے لئے ہوتا ہے جیسے طَمْأَنْتُهُ فَاطْمَأَنَّ (میں نے اس کو اطمینان دلایا پس وہ مطمئن ہوگیا) اور کبھی مقتضب بھی آتا ہے جیسے اِكْفَهَرَّ النَّجْمُ (شدید تاریکی میں ستارہ روشن ہوگیا) اس کا مجرد نہیں آتا۔

فائدہ: یہ تمام خواص ان ابواب کے بیان کئے گئے ہیں جو غیر ملحق ہیں جو ابواب ان ابواب کے ساتھ ملحق ہیں، ان کے معانی اور خواص بھی مثل ملحق کے ہیں، مگر ان میں کچھ مبالغہ ہوتا ہے اگرچہ ملحق بہ میں مبالغہ نہیں۔

سوالات

۱۔ تفعلل کے خواص کتنے ہیں اور کیا۔؟

۲۔ افنعلال کے خواص بتائیں۔

۳۔ افنعلال کے خواص ذکر کیجئے

۴۔ مذکورہ خواص کن ابواب کے ہیں؟

صیرورت، تحول، لبس ماخذ، اتخاذ

اسم کے اقسام

اسم کی تین قسمیں ہیں: جامد۔ مصدر۔ مشتق

اسم جامد۔ ایسے اسم کو کہتے ہیں جو نہ خود کسی لفظ سے بنا ہو اور نہ

اس سے کوئی لفظ بنایا جائے۔ اس کی تین قسمیں ہیں،

(۱) ثلاثی (۲) رُباعی (۳) خماسی

ان تینوں میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں۔ مجرد۔ مزید فیہ

اس لحاظ سے کل چھ قسمیں ہوئیں :

ثلاثی مجرد۔ ثلاثی مزید۔ رُباعی مجرد۔ رُباعی مزید

خماسی مجرد۔ خماسی مزید

ثلاثی مجرد۔ ایسا اسم ہے جس میں تین حرف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد نہ ہو، اس کے دس وزن ہیں :-

فَعْلٌ (فَلْسٌ) پیسہ۔ فَعَلٌ (فَرَسٌ) گھوڑا۔ فَعِلٌ (کَتِفٌ) کندھا۔ فَعُلٌ (عَضُدٌ) بازو۔ فِعْلٌ (حِبْرٌ) عقل مند۔ فِعَلٌ (عِنَبٌ) انگور۔ فِعِلٌ (اِبِلٌ) اونٹ۔ فُعْلٌ (قُفْلٌ) تالا۔ فُعَلٌ (صُرَدٌ) لٹورا (ایک پرندہ) فُعُلٌ (عُنُقٌ) گردن۔

فائدہ (۱) بعض کلمات میں کئی حرکتیں جائز ہیں، مثلاً اگر کوئی کلمہ فَعِلٌ (بفتح الفاء والکسر العین) کے وزن پر ہو اور اس کا دوسرا حرف حلقی ہو، تو چار طرح سے پڑھیں گے (۱) بفتح الفاء وکسر العین جیسے فَخِذٌ (۲) بفتح الفاء وسکون العین جیسے فَخْذٌ (۳) بکسر الفاء وسکون العین جیسے فِخْذٌ (۴) بکسر الفاء والعین

جیسے فِخْذٌ۔ اگر دوسرا حرف حلقی نہ ہو تو تین طرح سے

پڑھیں گے:۔

(۱) بفتح الفاء وکسر العین جیسے کَتِفٌ (۲) بکسر الفاء وسکون العین

جیسے کِتْفٌ (۳) بفتح الفاء وسکون العین جیسے کَتْفٌ

(۲) فِعِلٌ۔ فَعُلٌ۔ فُعُلٌ میں دوسرے حرف کا

سکون بھی جائز ہے جیسے اِبِلٌ سے اِبْلٌ۔ عَضُدٌ

سے عَضْدٌ۔ عُنُقٌ سے عُنْقٌ۔

ثلاثی مزید۔ یہ ایسا اسم ہے جس میں تین حرف اصلی سے کچھ زائد ہوں

اس کے اوزان بہت ہیں۔

رباعی مجرد۔ ایسا اسم ہے جس میں چار حرف اصلی ہوں اور کوئی زائد

حرف نہ ہو، اس کے پانچ وزن ہیں:

فَعْلَلٌ: جَعْفَرٌ (ایک مرد کا نام)۔ فِعْلِلٌ: زِبْرِجٌ

(زینت)۔ فُعْلُلٌ: بُرْثُنٌ (شکاری جانوروں کا پنجہ) فِعْلَلٌ:

دِرْهَمٌ (درہم) فِعَلٌّ: قِمَطْرٌ (صندوق)

رباعی مزید۔ ایسا اسم ہے جس میں چار حرف اصلی کے علاوہ کوئی

حرف زائد بھی ہو۔ اس کے اوزان بھی ثلاثی مزید کی طرح

بہت ہیں۔

خماسی مجرد۔ یہ ایسا اسم ہے جس میں پانچ حرف اصلی کے علاوہ

کوئی حرف زائد نہ ہو۔ اس کے چار وزن ہیں:
فَعَلَّلٌ (سَفَرْجَلٌ) بہی۔ فَعَلِّلٌ (قَذَعْمِلٌ) موٹا اونٹ
فَعْلَلِلٌ (جَحْمَرِشٌ) بڑھیا عورت۔ فِعْلَلٌّ (قِرْطَعْبٌ)
تھوڑی چیز۔

خماسی مزید۔ یہ ایسا اسم ہے جس میں پانچ حرف اصلی کے علاوہ کوئی
حرف زائد بھی ہو۔ اس کے پانچ وزن ہیں:

۱۔ فَعْلَلُوْلٌ ۔ عَضْرَفُوْطٌ (چھپکلی)
۲۔ فُعَلِّيْلٌ ۔ خُزَعْبِيْلٌ (باطل)
۳۔ فِعْلَلُّوْلٌ ۔ قِرْطَبُوْسٌ (تیز رفتار اونٹنی)
۴۔ فَعَلَّلَى قَبَعْثَرَى (موٹا اونٹ)
۵۔ فَعْلَلِيْلٌ خَنْدَرِيْسٌ (پرانی شراب)

فائدہ۔ کسی اسم میں زائد حروف چار سے زائد نہ ہوں گے اور نہ
کوئی اسم سات حروف سے زائد ہوگا۔

ثلاثی میں چونکہ تین حرف اصلی ہوتے ہیں اس لئے اس میں
چار حروف تک زیادتی ہوسکتی ہے۔ جیسے:
حِمَارٌ۔ اس میں ایک حرف الف زائد ہے
مِقْوَالٌ۔ اس میں دو حرف میم اور الف زائد ہیں
مُسْتَنْصِرٌ۔ اس میں تین حرف (میم، سین، تا) زائد ہیں

اِسْتِنْصَاذٌ۔ اس میں چار حرف زائد ہیں (ر۔ س۔ ت۔ الف)
رباعی میں چار حرف اصلی ہوتے ہیں اس لئے اس میں تین
حرف تک زیادتی ہوسکتی ہے جیسے قِنْفَخِرٌ اس میں ایک
حرف زائد ہے (نون)۔
مُتَدَحْرِجٌ۔ اس میں دو حرف زائد ہیں (م۔ ت)
عَبَوْثَرَانِ۔ اس میں تین حرف زائد ہیں (و۔ ا۔ ن)
خماسی میں پانچ حرف اصلی ہوتے ہیں اسلئے اس میں دو
حرف تک زیادتی ہوسکتی ہے جیسے:۔
عَضْرَفُوطٌ۔ اس میں ایک حرف زائد ہے (واوٗ)
اِصْطَفْلِيْنَ۔ (گاجر) اس میں دو حرف زائد ہیں (ی۔ ن)

سوالات

۱: اسم کی کتنی اقسام ہیں اور کیا کیا۔؟

۲۔ جامد کس کو کہتے ہیں اور اس کی کتنی اقسام ہیں اور کیا کیا۔؟

۳۔ ثلاثی مجرد کی تعریف کے بعد اس کے اوزان بتایئے۔

۴۔ کئی حرکتیں کن کن کلمات میں جائز ہیں اور اس کے کیا قواعد ہیں۔؟

۵۔ رباعی مجرد کے اوزان بتایئے۔

۶۔ رباعی مزید کے اوزان کتنے ہیں؟

۷۔ خماسی مجرد و مزید کے اوزان بیان کیجئے۔

۸۔ کس اسم میں حروف زائدہ کتنے ہو سکتے ہیں اور ایک اسم میں زائد سے زائد کتنے حروف ہو سکتے ہیں؟ اس سلسلے میں جو تفصیلات معلوم ہوں بیان کیجئے۔

مصدر

یہ ایسا اسم ہے جس سے فعل اور اسم مشتق ہوتے ہیں اور اس کے فارسی ترجمہ کے آخر میں دن یا تن اور اردو میں لفظ نا آتا ہے جیسے: اَلْاَکْلُ (خوردن) کھانا۔ اَلْغَسْلُ (شستن) دھونا۔

ثلاثی مجرد کے مصادر بہت ہیں۔ اکثر مصادر مندرجہ ذیل اوزان پر آتے ہیں اور یہ سب اوزان سماعی ہیں:

	وزن	مثال	معنی	باب
۱.	فَعْلٌ	قَتْلٌ	مار ڈالنا	از نصر
۲.	فِعْلٌ	فِسْقٌ	نافرمانی کرنا	"
۳.	فُعْلٌ	شُکْرٌ	شکر کرنا	"
۴.	فَعْلَةٌ	رَحْمَةٌ	مہربانی کرنا	"
۵.	فُعْلَةٌ	کُدْرَةٌ	غبار آلود ہونا	"
۶.	فِعْلَةٌ	نِشْدَةٌ	گمشدہ کو تلاش کرنا	"

	وزن	مثال	معنی	باب
۷۔	فَعَلٌ	طَلَبٌ	طلب کرنا	از نصر
۸۔	فَعِلٌ	خَنِقٌ	پھانسی دینا	ضرب
۹۔	فَعَالَۃٌ	زَہَادَۃٌ	پرہیزگار ہونا	سمع
۱۰۔	فِعَالَۃٌ	دِرَایَۃٌ	جاننا	ضرب
۱۱۔	فُعَالَۃٌ	بُغَایَۃٌ	ڈھونڈھنا	”
۱۲۔	فَعِیْلٌ	وَمِیْضٌ	بجلی چمکنا	”
۱۳۔	فَعِیْلَۃٌ	قَطِیْعَۃٌ	قطع رحمی کرنا	فتح
۱۴۔	فُعُوْلٌ	دُخُوْلٌ	داخل ہونا	نصر
۱۵۔	فُعُوْلَۃٌ	صُھُوْبَۃٌ	سُرخ سفید ہونا	سمع
۱۶۔	مَفْعَلٌ	مَدْخَلٌ	داخل ہونا	نصر
۱۷۔	فَعْلَۃٌ	غَلَبَۃٌ	غالب آنا	ضرب
۱۸۔	فَعِلَۃٌ	سَرِقَۃٌ	چُرانا	”
۱۹۔	فِعَلٌ	صِغَرٌ	چھوٹا ہونا	کَرُمَ
۲۰۔	فُعَلٌ	ھُدًی اسکی اصل ھُدَیٌ ہے۔	راستہ دکھانا	ضرب
۲۱۔	فَعَالٌ	ذَھَابٌ	جانا	فتح
۲۲۔	فِعَالٌ	قِیَامٌ	کھڑا ہونا	نصر

وزن	مثال	معنی	باب
فُعَالٌ	سُوَالٌ	مانگنا	فتح
فَعْلَانٌ	لَيَّانٌ	مڑنا	ضرب
فِعْلَانٌ	حِرْمَانٌ	محروم ہونا	"
فَعَلَانٌ	نَزَوَانٌ	کودنا	نصر
فَعْلُوْلَةٌ	قَيْلُوْلَةٌ	دوپہر کو سونا	ضرب
مَفْعُوْلَةٌ	مَكْذُوْبَةٌ	جھوٹ بولنا	"
فَعُوْلٌ	قَبُوْلٌ	قبول کرنا	سمع
فَعُّوْلَةٌ	جَبُّوْرَةٌ	غرور کرنا	ضرب
فَعْلَاءُ	رَغْبَاءُ	خواہش کرنا	سمع
فَعْلُوْةٌ	رَغْبُوْةٌ	بہت خواہش کرنا	"
تِفِعَّالٌ	تِقِطَّاعٌ	بہت کاٹنا	فتح
فُعُلّٰى	غُلُبّٰى	بہت غلبہ پانا	ضرب
مَفْعِلٌ	مَيْسِرٌ	جوا کھیلنا	"
مَفْعَلَةٌ	مَسْعَاةٌ	کوشش کرنا	فتح
	اسکی اصل مَسْعَيَةٌ		
مَفْعِلَةٌ	مَحْمِدَةٌ	تعریف کرنا	سمع
فَعْلٰى	دَعْوٰى	بلانا	نصر

وزن	مثال	معنی
۳۹۔ فُعْلیٰ	بُشْریٰ	خوشخبری دینا
۴۰۔ فِعْلیٰ	ذِکْریٰ	یاد کرنا
۴۱۔ تَفْعَالٌ	تَجْوَالٌ	بہت گھومنا
۴۲۔ فُعْلَانٌ	غُفْرَانٌ	بخشنا
۴۳۔ فَعَالِیَۃٌ	کَرَاھِیَۃٌ	ناپسند کرنا
۴۴۔ مَفْعُوْلٌ	مَکْذُوْبٌ	جھوٹ بولنا
۴۵۔ فَاعِلَۃٌ	کَاذِبَۃٌ	″
۴۶۔ مَفْعُلَۃٌ	مَمْلُکَۃٌ	مالک ہونا
۴۷۔ فَعْلُوَۃٌ	جَبْرُوَۃٌ	غرور کرنا
۴۸۔ فَیْعُوْلَۃٌ	کَیْنُوْنَۃٌ	ہونا
۴۹۔ فَعَلُوْتیٰ	رَغَبُوْتیٰ	بہت خوش کرنا
۵۰۔ فِعِّیْلیٰ	دِلِّیْلیٰ	بہت رہبری کرنا

سوالاتُ

۱۔ مصدر کی تعریف کیجیے۔

۲۔ مصدر کی علامت فارسی میں کیا ہے؟ اور اُردو میں کیا ہے؟

۳۔ ثلاثی مجرد کے اکثر مصادر کے اوزان بیان کیجیے۔

مصدر

ثلاثی مجرد کے اوزانِ قیاسی

- اگر ماضی کا عین کلمہ مفتوح ہو تو لازم اکثر فُعُولٌ بضم الفاء کے وزن پر آتا ہے جیسے دَخَلَ دُخُولاً اور اگر عین کلمہ مکسور ہو تو اس کا مصدر اکثر فَعَلٌ بسکون العین کے وزن پر آتا ہے جیسے فَرِحَ فَرَحًا اور مصدر متعدی دونوں سے فَعْلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے ضَرَبَ ضَرْبًا۔ جَهِلَ جَهْلاً اور اگر ماضی کا عین کلمہ مضموم ہو تو مصدر فَعَالَةٌ۔ فِعَلٌ فَعَلٌ۔ فُعْلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے کَرَامَةٌ عِظَمٌ۔ کَرَمٌ۔ حُسْنٌ۔
- ثلاثی مجرد کے ہر فعل سے مصدر میمی مَفْعَلٌ (بفتح العین) کے وزن پر آتا ہے خواہ مضارع کا عین کلمہ مفتوح ہو یا مضموم ہو یا مکسور جیسے مَفْتَحٌ (کھولنا)۔ مَقْتَلٌ (مار ڈالنا) مَضْرَبٌ (مارنا) مَرْجِعٌ جو مصدر میمی بکسر العین سے یہ شاذ ہے۔ کبھی مصدر میمی کے آخر میں تا بھی لاحق ہو جاتی ہے جیسے مَسْئَلَةٌ (دریافت کرنا)

۴۔ جب ثلاثی مجرد سے کسی مصدر کی بنا معنی وحدت کے لئے کی جائے تو فَعْلَةٌ کے وزن پر لایا جائے گا اور معنی نوع کے لئے فِعْلَةٌ کے وزن پر آئے گا۔ دونوں کی مثال جیسے جَلْسَةٌ (ایک مرتبہ بیٹھنا)۔ جِلْسَةٌ (ایک قسم کا بیٹھنا)

فائدہ (۱) فُعْلَةٌ کا وزن مقدار کے لئے آتا ہے جیسے اُکْلَةٌ (ایک لقمہ)

(۲) فُعَالَةٌ کا وزن اس چیز کے لئے آتا ہے جو کسی کام کے کرنے کی وجہ سے ساقط ہو جیسے قُلَامَةٌ (تراشا ہوا ناخون)

(۳) فِعَالَةٌ کا وزن صنعت اور پیشوں کے لئے آتا ہے جیسے خِیَاطَةٌ (سینا) تِجَارَةٌ (سوداگری کرنا)

بعض الفاظ بفتح الفاء بھی آئے ہیں جیسے وَکَالَةٌ (وکیل ہونا) وَلَایَةٌ (حکومت کرنا)

(۴) فَعَلَانٌ کا وزن حرکت اور اضطراب کے لئے ہے جیسے جَوَلَانٌ (دوڑنا)، خَفَقَانٌ (دل دھڑکنا)

(۵) فُعَالٌ اور فَعِیْلٌ اصوات کے واسطے ہیں، جیسے نُبَاحٌ (کتے کا بھونکنا) صُرَاخٌ (چیخنا) هَدِیْرٌ (کبوتر کا آواز دینا) زَئِیْرٌ (شیر کا دھاڑنا)۔

فُعَالٌ کا وزن درد اور مرض کے واسطے بھی آتا ہے

جیسے صُدَاعٌ (دردِ سر ہونا) سُعَالٌ (کھانسنا)

(۶) فُعْلَةٌ کا وزن رنگوں کے واسطے ہر جیسے حُمْرَةٌ (سرخ ہونا) کُدْرَةٌ (گدلا ہونا)

(۷) تَفْعَالٌ اور فِعِّیلٰی مبالغہ کیلئے ہے جیسے تَجْوَالٌ (زیادہ دوڑنا) جَوَلَانٌ کا مُبالغہ ہے تَرْدَادٌ (زیادہ رد کرنا) یہ رَدٌّ کا مبالغہ ہے حِثِّیْثٰی (زیادہ برانگیختہ کرنا) حَثٌّ کا مبالغہ ہے دِلِّیْلٰی (زیادہ رہنمائی کرنا) دلالت کا مُبالغہ ہے۔

لانتباہ: اسم کے اقسام ثلٰثہ، جامد، مصدر، مشتق میں سے دو کا بیان یہاں کیا گیا ہے۔ تیسری قسم (مشتق) کا بیان تسہیل الصرف (حصہ دوم) میں تفصیل سے گذر چکا ہے وہاں دیکھ لیا جائے۔

سوالات

ثلاثی مجرد کے مصادر کے اوزان قیاسیہ کتنے ہیں اور کیا کیا؟

اس سلسلہ میں اصول و قواعد بیان کیجئے کہ کیا کیا اوزان کن معانی کے لئے آسکتے ہیں۔

تانیث کا بیان

مؤنث ایسا اسم ہے جس میں تانیث کی علامت ہو۔ تانیث کی
تین علامتیں ہیں:۔

(۱) تا یہ علامت اسم جامد اور صفت دونوں کے ساتھ آتی ہے
جیسے اِمْرُؤٌ سے اِمْرَءَةٌ۔ قَاتِلٌ سے قَاتِلَةٌ۔

(۲) الف مقصورہ جیسے حُسْنٰی۔ حُبْلٰی

(۳) الف ممدودہ جیسے حَمْرَآءُ۔ بَیْضَآءُ

مؤنث کی دو قسمیں ہیں (۱) حقیقی (۲) لفظی

مؤنث حقیقی۔ ایسا اسم مؤنث ہے جس کے مقابلہ میں کوئی جان دار
مذکر ہو جیسے اِمْرَءَةٌ (عورت) اس کے مقابلہ میں اِمْرُؤٌ۔ رَجُلٌ
(مرد) ہے۔

مؤنث لفظی۔ ایسا مؤنث ہے جس کے مقابلہ میں جاندار مذکر نہ ہو۔
مؤنث لفظی میں کبھی علامت تانیث لفظوں میں ہوتی ہے جیسے
ظُلْمَةٌ (تاریکی)۔ بُشْرٰی (خوش خبری) صَحْرَآءُ (جنگل) اور کبھی
لفظوں میں علامتِ تانیث ظاہر نہیں ہوتی بلکہ مقدر ہوتی ہے
جیسے اَرْضٌ (زمین) دَارٌ (گھر) ان میں تاء تانیث مقدر

ہے جس میں علامتِ تانیث لفظوں میں ہو اس کو مؤنث قیاسی اور جس میں نہ ہو اس کو مؤنث سماعی کہتے ہیں۔ مؤنثِ سماعی کی پہچان کے لئے کوئی قاعدہ کلیہ نہیں، سماع پر مبنی ہے۔

یہاں چند الفاظ جو بمنزلہ قاعدہ کلیہ کے ہیں، درج کئے جاتے ہیں۔

(الف) وہ الفاظ جو عموماً مؤنث مستعمل ہوتے ہیں،

(۱) بدن کے وہ تمام اعضاء جو جُفت (دو دو) ہیں، جیسے اُذُنٌ (کان) عَیْنٌ (آنکھ) وغیرہ۔ صرف حاجب (اَبرو) اور خَدٌّ (رخسار) اس سے مستثنیٰ ہیں۔

(۲) شراب کے تمام نام جیسے خَمْرٌ۔ خُرْطُوْمٌ۔ طِلَا وغیرہ

(۳) ہَوا کے تمام نام جیسے رِیْحٌ۔ صَرْصَرٌ وغیرہ

(۴) دوزخ کے تمام نام جیسے جَھَنَّمُ۔ سَقَرُ وغیرہ

(۵) جمع مذکر سالم کے علاوہ تمام جموع۔

(ب) وہ الفاظ جن میں تذکیر اور تانیث دونوں جائز ہیں:۔

(۱) شہروں کے نام موضع (جگہ) کی تاویل میں مذکر اور بقعۃ کی تاویل میں مؤنث مستعمل ہوتے ہیں۔

(۲) حروفِ تہجی مثلاً الف، ب، ت وغیرہ اور حروفِ عامل۔ من الیٰ وغیرہ۔

(۳) اسم جمع جیسے رَکْبٌ۔ یہ رَاکِبٌ کی اسم جمع ہے عَبِیْدٌ

یہ غَنَمٌ کی اسم جمع ہے لیکن اِبِلٌ . خَیْلٌ . غَنَمٌ کو
پڑھنا واجب ہے ۔
تانیث کے احکام تسہیل النحو میں ملاحظہ فرمائیں ۔

سوالات

۱. مؤنث کی تعریف کیجیے ۔
۲ ۔ تانیث کی علامتیں کتنی ہیں اور کیا کیا ؟
۳ ۔ تاء کن مواقع پر استعمال ہوتی ہے ۔ ؟
۴ ۔ مؤنث کی کتنی اقسام ہیں اور کیا کیا ۔ ؟
۵ ۔ مؤنث حقیقی و لفظی کی تعریف اور امثلہ بیان کیجیے
۶ ۔ وہ الفاظ کون سے ہیں جو کہ عموماً مؤنث استعمال ہوتے ہیں ۔ ؟
۷ ۔ وہ الفاظ جن میں تذکیر و تانیث دونوں جائز ہیں ، کون کون سے ہیں ؟

تثنیہ کا بیان

افراد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں ۔ (۱) واحد
(۲) تثنیہ (۳) جمع ۔
واحد ۔ ایسا اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ ۔ اِمْرَأَةٌ

تثنیہ۔ ایسا اسم ہے جو دو پر دلالت کرے۔

تثنیہ، واحد کے صیغہ کے آخر میں الف ما قبل مفتوح یا یاء ما قبل مفتوح اور نون مکسور زیادہ کرنے سے بنتا ہے جیسے رَجُلَانِ۔ رَجُلَیْنِ امرَأتَانِ۔ اِمرَءَتَینِ

واحد کے آخر میں الف ہو تو مندرجہ ذیل تغیرات ہوتے ہیں،

(۱) اگر الف مقصورہ واحد کے آخر میں ہے اور کلمہ سہ حرفی ہو تو اگر وہ الف واحد میں واؤ سے بدلا ہوا ہو تو تثنیہ میں واؤ ہو جائے گا ' جیسے:
عَصَا سے عَصَوَانِ اور یاء سے بدلا ہوا ہو تو تثنیہ میں یاء سے بدل جائے گا جیسے فَتَیَ سے فَتَیَانِ۔

اور اگر کلمہ سہ حرفی نہ ہو تو واحد کا الف عموماً یاء سے بدل جائے گا خواہ واحد میں واؤ سے بدلا ہو یا یاء سے جیسے مصطفیٰ سے مصطفیان اس کا واحد مصطفیٰ ہے۔ اس میں الف واؤ سے بدلا ہوا ہے اس کا مادہ صَفوٌ ہے۔

اور مُجتَبٰی سے مُجتَبَیانْ اس کا واحد مجتبیٰ ہے اس میں الف یاء سے بدلا ہوا ہے' اس کا مادہ جَبیٌ ہے۔

اور اگر واحد میں الف علامت تانیث ہے تو تثنیہ میں وہ بھی یاء سے بدل جائے گا جیسے حُبلٰی سے حُبلَیَانِ

(۲) الف ممدودہ اگر واحد کے آخر میں ہو اور اصلی ہو تو اس کا ہمزہ

تثنیہ میں باقی رہتا ہے جیسے قُرَّآءٌ سے قُرَّآانِ اور اگر اصلی نہ ہو لیکن علامت تانیث ہو تو ہمزہ کا واؤ سے بدلنا واجب ہے جیسے حمراءٌ سے حمراوانِ اور علامتِ تانیث نہ ہو تو واؤ سے بدلنا جائز ہے اور اس کا باقی رکھنا بھی جائز ہے جیسے کِسَاءٌ سے کِسَاوَانِ اور کِسَاءَان ۔

سوالات

۱۔ افراد کے اعتبار سے اسم کی کتنی اقسام ہیں اور کیا کیا ؟

۲۔ واحد کس کو کہتے ہیں ۔ ؟

۳۔ تثنیہ کی تعریف کیجئے

۴۔ تثنیہ بنانے کے قواعد بیان کیجئے ۔

جمع کا بیان

جمع ۔ ایسا اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اس کی دو قسمیں ہیں ۔ (۱) جمع سالم (۲) جمع مکسر

جمع سالم ایسی جمع ہے جس میں واحد کا وزن سالم رہتا ہے ۔

واحد کے آخر میں واؤ ماقبل مضموم یا یاء ماقبل مکسور اور آخر میں

نون مفتوح لگا دینے سے جمع مذکر سالم بن جاتی ہے جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ مُسْلِمِيْنَ اور واحد کے آخر میں الف۔ تاء لگا دینے سے جمع مؤنث سالم بن جاتی ہے جیسے هِنْدٌ سے هِنْدَات۔

اور اگر واحد کے آخر میں تاء تانیث ہو تو جمع لاتے وقت اس کو حذف کر دیں گے، بعد میں الف اور تاء کا اضافہ کریں گے جیسے مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ۔

جمع سالم بناتے وقت امورِ ذیل کا لحاظ رکھنا چاہیئے

(۱) اگر علم مذکر عاقل ہو یا مذکر عاقل کی صفت ہو تو جمع واؤ۔ نون سے آئے گی جیسے: زَيْدٌ سے زَيْدُوْنَ۔ قَاتِلٌ سے قَاتِلُوْنَ۔

(۲) اگر علم مؤنث عاقل ہو یا مؤنث عاقل کی صفت ہو یا غیر عاقل کی تو ان تینوں صورتوں میں جمع الف اور تاء کے ساتھ آئے گی جیسے هِنْدٌ سے هِنْدَاتٌ۔ قَاتِلَةٌ سے قَاتِلَاتٌ۔ صَافِنٌ سے صَافِنَاتٌ۔

فائدہ۔ جمع مذکر سالم صرف ذوی العقول کے علم یا صفت کی ہوتی ہے پس رَجُلٌ کی جمع رَجُلُوْنَ نہ آئے گی کیونکہ رَجُلٌ نہ علم ہے اور نہ صفت اور نَاهِقٌ کی جمع نَاهِقُوْنَ نہ آئے گی کیونکہ یہ صفت تو ہے لیکن غیر ذوی العقول کی ہے۔ أَرْضٌ اور سَنَةٌ

کی جمع اَرَضُوْنَ اور سِنُوْنَ خلاف قیاس ہے۔

(۲) **جمع مکسر** ایسی جمع ہے جس میں واحد کا وزن ٹوٹ جاتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع قلت (۲) جمع کثرت

جمع قلت کا اطلاق تین سے دس تک ہوتا ہے، اور جمع کثرت دس سے زیادہ پر بولی جاتی ہے۔ کبھی دس سے بھی کم پر اس کا اطلاق ہوتا ہے جیسے ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ۔

جمع قلت کے چار وزن ہیں اور جمع کثرت کے اوزان بے شمار ہیں اور زیادہ تر سماعی ہیں۔

جمع قِلّت کے اَوزان

(۱) اَفْعُلٌ جیسے فَلْسٌ کی جمع اَفْلُسٌ یہ وزن اجوف اور صفت میں نہیں آتا، اسم چار حرفی میں جس کا تیسرا حرف مدہ ہو اور مونث معنوی ہو، یہ وزن بہت شائع ہے جیسے ذِرَاعٌ کی جمع اَذْرُعٌ۔

(۲) اَفْعَالٌ۔ اس وزن پر ان مفردات کی جمع آتی ہے جو مندرجہ ذیل وزن پر ہوں۔

۱۔ فِعْلٌ۔ یہ وزن زیادہ تر اجوف میں آتا ہے خواہ اسم ہو، خواہ صفت ہو جیسے ثَوْبٌ (کپڑا) جمع اَثْوَابٌ۔ ضَیْفٌ (مہمان)

جمع اَضْیَافٌ۔

(۲) فُعْلٌ جیسے حُرٌّ کی جمع اَحْرَارٌ

(۳) فِعْلٌ جیسے عِیْدٌ کی جمع اَعْیَادٌ

(۴) فَعَلٌ جیسے بَطَلٌ (جوان) کی جمع اَبْطَالٌ

(۵) فَعِلٌ جیسے کَتِفٌ (مونڈھا) کی جمع اَکْتَافٌ

(۶) فَعُلٌ جیسے عَضُدٌ (بازو) کی جمع اَعْضَادٌ

(۷) فُعُلٌ جیسے عُنُقٌ (گردن) کی جمع اَعْنَاقٌ

(۸) فَعُوْلٌ جیسے عَدُوٌّ (دشمن) کی جمع اَعْدَاءٌ

(۹) فِعَلٌ جیسے عِنَبٌ (انگور) کی جمع اَعْنَابٌ

(۱۰) فَعِیْلٌ جیسے شَرِیْفٌ کی جمع اَشْرَافٌ

(۳) اَفْعِلَةٌ۔ یہ وزن زیادہ تر چار حرفی اسم مذکر کے لئے ہے بشرطیکہ تیسرا حرف، اس کا حرف مدہ ہو جیسے طَعَامٌ (کھانا) کی جمع اَطْعِمَةٌ۔ رَغِیْفٌ (روٹی) کی جمع اَرْغِفَةٌ

صفت مضاعف کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے، جیسے حَبِیْبٌ کی جمع اَحِبَّةٌ

(۴) فِعْلَةٌ۔ اس وزن پر ان مفردات کی جمع آتی ہے جو اوزان ذیل پر ہوں:

۱. فَعِیلٌ جیسے صَبِیٌّ (لڑکا) کی جمع صِبْیَۃٌ

۲. فَعَلٌ جیسے فَتیً (جوان کی جمع) فِتْیَۃٌ۔ فتیً اصل میں فَتَیٌ تھا۔ یاء متحرک ماقبل مفتوح یاء کو الف سے بدل دیا۔ اس کے بعد اجتماع ساکنین سے الف گر گیا۔

۳. فُعَالٌ جیسے غُلَامٌ (لڑکا) کی جمع غِلْمَۃٌ

جمع قلت کی کل چار ہیں ابنیہ

افعل و افعال، و فِعْلَۃ، افعِلَۃ

ان چار اوزان کے علاوہ جمع مذکر سالم اور جمع مونث سالم جن پر الف ولام نہ ہو تو یہ دونوں جمع قِلت میں شمار کیے جاتے ہیں جیسے: مِسلمُونَ۔ مُسْلِمَات، عَاقِلُونَ۔ عَاقِلات

جمع کثرت کے اوزان

جمع کثرت کے اوزان بہت ہیں۔ یہاں مشہور اوزان درج کیے جاتے ہیں جو کثیر الاستعمال ہیں:

(۱) فُعْلٌ (بضم الفاء وسکون العین) اس وزن پر ان مفردات کی جمع آتی ہے جو مندرجہ ذیل وزن پر ہوں:

۱. اَفْعَلُ جو فَعْلَاءُ مونث کا مذکر ہے جیسے اَحْمَرُ

یہ حَمْرَآء کا مذکر ہے اسکی جمع حُمْرٌ ہے۔

۲۔ فَعْلٌ جیسے لَدْنٌ (نرم) کی جمع لُدْنٌ

۳۔ فَاعِلٌ کے وزن پر ہو جیسے بَاذِلٌ (جوان اونٹ) کی جمع بُذْلٌ۔

۴۔ فَعِيلَةٌ جیسے عَمِيمَةٌ (ہودج) کی جمع عُمُمٌ۔

۵۔ فَعَّالٌ و فَعَّالَۃٌ جیسے خَوَّارٌ (سست۔ نرم) خَوَّارَۃٌ (نرم زمین) دونوں کی جمع خُوُرٌ

۶۔ فُعْلٌ جیسے فُلْكٌ (کشتی) کی جمع فُلْكٌ۔ اس کا واحد اور جمع دونوں کی صورت ایک ہی ہے لیکن واحد قُفْلٌ کے وزن پر ہے اور جمع اُسْدٌ کے وزن پر ہے۔

۷۔ فَعَلٌ جیسے اَسَدٌ (شیر) کی جمع اُسْدٌ

۸۔ فَعَلَۃٌ جیسے بَدَنَۃٌ (اونٹ گائے) کی جمع بُدْنٌ

(۲) فُعُلٌ۔ (بضم الفاء والعین) اس وزن پر مفردات ذیل کی جمع آتی ہے

۱۔ فِعَالٌ بشرطیکہ مضاعف نہ ہو جیسے کِتَابٌ کی جمع کُتُبٌ

۲۔ فَعِيلٌ خواہ اسم ہو یا صفت ہو جیسے سَرِيرٌ (تخت) کی جمع سُرُرٌ یہ اسم ہے۔ نَذِيرٌ (ڈرانے والا) کی جمع نُذُرٌ یہ صفت ہے۔

۳۔ فَعُولٌ جو بمعنی فَاعِلٌ ہو جیسے عَمُودٌ (ستون) کی جمع عُمُدٌ

صَبُورٌ (صبر کرنے والا) کی جمع صُبُرٌ

(۳) **فُعَلٌ** (بضم الفاء وفتح العین) اس وزن پر مندرجہ ذیل مفردات کی جمع آتی ہے:-

۱۔ فَعْلَۃٌ جبکہ اجوف واوی ہو جیسے نَوْبَۃٌ (باری) کی جمع نُوَبٌ۔

۲۔ فُعْلَۃٌ جبکہ اسم ہو صفت نہ ہو جیسے تُخْمَۃٌ (بدہضمی) کی جمع تُخَمٌ۔ بُرْقَۃٌ (پتھریلی اور کیچڑ والی زمین) کی جمع بُرَقٌ

۳۔ فُعْلیٰ جو اسم تفضیل مؤنث ہے جیسے فُضْلیٰ کی جمع فُضَلٌ۔ نُصْریٰ کی جمع نُصَرٌ۔

(۴) **فِعَلٌ** (بکسر الفاء وفتح العین) اس وزن پر ایسے کلمہ کی جمع آتی ہے جو فِعْلَۃٌ کے وزن پر ہو اور اسم صفت نہ ہو جیسے قِطْعَۃٌ (ٹکڑا) کی جمع قِطَعٌ۔ فِرْقَہ (گروہ) کی جمع فِرَقٌ

(۵) **فَعَلَۃٌ** (بفتح الثلثۃ) اس وزن پر ایسے کلمہ کی جمع آتی ہے جو فَاعِلٌ کے وزن پر ہو بشرطیکہ مذکر عاقل کی صفت ہو اور ناقص نہ ہو جیسے طالبٌ کی جمع طَلَبَۃٌ۔

(٦) **فُعَلَۃٌ**۔ (بضم الفاء وفتح العین) اس وزن پر ایسے کلمہ کی جمع آتی ہے جو فاعل کے وزن پر ہو اور مذکر عاقل کی صفت کے ساتھ ساتھ

ناقص بھی ہو جیسے قَاضٍ کی جمع قُضَاۃٌ ۔ ھَادٍ کی جمع ھُدَاۃٌ
قَاضٍ اصل میں قَاضِیٌ اور ھَادٍ اصل میں ھَادِیٌ بروزن
فاعل تھے، رام کی تعلیل سے قَاضٍ اور ھَادٍ ہوئے۔
قُضَاۃٌ اور ھُدَاۃٌ اصل میں قُضَیَۃٌ۔ ھُدَیَۃٌ بروزن
فُعَلَۃٌ تھے یار متحرک ماقبل مفتوح اس لئے یار کو الف سے
بدل دیا۔

(۷) فِعَلَۃٌ (بکسر الفاء و فتح العین) اس وزن پر ایسے کلمہ کی جمع آتی
ہے جو فَعْلٌ اور فِعْلٌ کے وزن پر ہو جیسے شَیْخٌ کی جمع
شِیَخَۃٌ اور قِرْدٌ کی جمع قِرَدَۃٌ۔

(۸) فُعَّلٌ (بضم الفاء و تشدید عین مفتوح) اس وزن پر ایسے کلمہ کی جمع آتی ہے
جو فَاعِلٌ اور فَاعِلَۃٌ کے وزن پر ہو اور صفت ہو جیسے رَاکِعٌ
اور رَاکِعَۃٌ دونوں کی جمع رُکَّعٌ۔

(۹) فُعَّالٌ (بضم الفاء و تشدید عین مفتوح) اس وزن پر ایسے کلمہ کی جمع
آتی ہے جو فَاعِلٌ صفتی کے وزن پر ہو جیسے جَاھِلٌ کی
جمع جُھَّالٌ۔

(۱۰) فِعَالٌ (بکسر الفاء) اس وزن پر ان کلمات کی جمع آتی ہے جو مندرجہ
ذیل اوزان پر ہوں :-

۱۔ فَعَلٌ جو اجوف نہ ہو جیسے رَفَدٌ (ہاتھ کا پہنچا) کی

جمع زِناد۔

۲۔ فُعَلٌ جو مضاعف۔ اجوف۔ ناقص نہ ہو جیسے جَبَلٌ (پہاڑ) کی جمع جِبالٌ۔ حَسَنٌ (نیک) کی جمع حِسانٌ۔

۳۔ فَعْلَۃٌ و فَعَلَۃٌ جیسے قَصْعَۃٌ (پیالہ) کی جمع قِصاعٌ رَقَبَۃٌ (گردن) کی جمع رِقابٌ۔

۴۔ فَعِیلٌ و فَعِیلَۃٌ جو فاعل کے معنی میں ہوں اور فَعْلیٰ جو فَعْلانٌ کا مونث ہو جیسے کَرِیمٌ کَرِیمَۃٌ کی جمع کِرامٌ اور عَطْشیٰ (پیاسی عورت) کی جمع عِطاشٌ۔

(۱۱) فُعُولٌ (بضمتین) اس وزن پر ان کلمات کی جمع آتی ہے جو مندرجہ ذیل اوزان پر ہوں۔

۱۔ فَعْلٌ جیسے فَلْسٌ کی جمع فُلُوسٌ

۲۔ فِعْلٌ جیسے حِمْلٌ (بوجھ) کی جمع حُمُولٌ

۳۔ فُعْلٌ جیسے قُرْءٌ (حیض) کی جمع قُرُوءٌ

۴۔ فَعَلٌ جیسے ذَکَرٌ (نر) کی جمع ذُکُورٌ

۵۔ فَعْلَۃٌ جیسے بَدْرَۃٌ کی جمع بُدُورٌ

ان سب میں شرط یہ ہے کہ اجوف واوی نہ ہوں۔

(۱۲) فُعْلانٌ (بضم الفاء وسکون العین) اس وزن پر ان کلمات کی جمع آتی ہے جو مندرجہ ذیل اوزان پر ہوں۔

۱. فَعِیْلٌ. جب اسم ہو، صفت نہ ہو جیسے رَغِیْفٌ (روٹی) کی جمع رُغْفَانٌ۔

۲. فَاعِلٌ جب صفت ہو، جیسے صَاحِبٌ کی جمع صُحْبَانٌ

۳. اَفْعَلُ جب صفت ہو لیکن اسم تفضیل نہ ہو جیسے اَحْمَرُ کی جمع حُمْرَانٌ۔

۴. فُعَالٌ جب صفت ہو جیسے شُجَاعٌ کی جمع شُجْعَانٌ

۱۲) فِعْلَانٌ (بکسر الفاء وسکون العین) اس وزن پر ان کلمات کی جمع آتی ہے:۔

۱. فُعَالٌ خواہ اسم ہو جیسے غُرَابٌ (کوا) کی جمع غِرْبَانٌ یا صفت ہو جیسے شُجَاعٌ کی جمع شِجْعَانٌ

۲. فُعَلٌ جب اسم ہو جیسے صُرَدٌ (ایک پرندا) کی جمع صِرْدَانٌ۔

۳. فَعَلٌ جب اجوف واوی ہو جیسے تَاجٌ کی جمع تِیْجَانٌ۔ تَاجٌ اصل میں تَوَجٌ تھا، واو متحرک ماقبل مفتوح اسلئے واو کو الف سے بدل دیا۔

۴. فُعْلٌ جب اجوف واوی ہو جیسے عُوْدٌ (لکڑی) کی جمع عِیْدَانٌ۔

۵۔ فَعِیْلٌ جب صفت ہو جیسے سَرِیْعٌ (تیز رو) کی جمع سِرْعَانٌ

(۱۴) فَعْلیٰ (بفتح الفاء وسکون العین) اس وزن پر اس کلمہ کی جمع آتی ہے جو فَعِیْلٌ بمعنی مَفْعُوْلٌ کے وزن پر ہو جیسے جَرِیْحٌ (زخمی) کی جمع جَرْحیٰ۔

(۱۵) فِعْلیٰ (بکسر الفاء وسکون العین) اس وزن پر ایسے کلمہ کی جمع آتی ہے جو فَعَلٌ یا فِعِلَانٌ کے وزن پر ہو جیسے حَجَلٌ (چکور) کی جمع حِجْلیٰ اور ظَرِبَانٌ (بلی کی طرح کا ایک بدبودار جانور) کی جمع ظِرْبیٰ۔

(۱۶) فُعَلَاءُ (بضم الفاء وفتح العین) اس وزن پر ان کلمات کی جمع آتی ہے

۱۔ فَاعِلٌ جیسے عَالِمٌ کی جمع عُلَمَاءُ

۲۔ فَعِیْلٌ جو بمعنی فَاعِل ہو جیسے شَرِیْفٌ کی جمع شُرَفَاءُ

۳۔ فُعَالٌ جیسے شُجَاعٌ کی جمع شُجَعَاءُ

۴۔ فَعَالٌ جیسے جَبَانٌ (بزدل) کی جمع جُبَنَاءُ

ان چاروں کے لئے شرط یہ ہے کہ مذکر عاقل کی صفت ہوں۔

(۱۷) اَفْعِلَاءُ (بفتح الھمزہ وسکون الفاء وکسر العین) اس وزن پر ایسے کلمہ کی جمع آتی ہے جو فَعِیْلٌ کے وزن پر ہو بشرطیکہ وہ مذکر عاقل کی صفت ہو اور ناقص یا مضاعف ہو جیسے غَنِیٌّ (دولتمند) کی جمع اَغْنِیَاءُ اور حَبِیْبٌ کی جمع اَحِبَّاءُ

(۱۸) فَعَالیٰ (بفتح الفاء بالالف مقصورہ) اس وزن پر ان کلمات کی جمع

آتی ہے:

۱۔ فَعْلَاءُ جب اسم ہو صفت نہ ہو جیسے صَحْرَاءُ کی جمع صَحَارٰی۔

۲۔ فَعْلٰی جب اسم ہو جیسے فَتْوٰی کی جمع فَتَاوٰی یا صفت ہو جیسے حَرْمٰی (وہ بکری جو نر کی خواہش رکھتی ہو) کی جمع حَرَامٰی

۳ فِعْلٰی جیسے ذِفْرٰی (گُدّی) کی جمع ذَفَارٰی۔

۴۔ فُعْلٰی جیسے سُعْدٰی (ایک عورت کا نام) کی جمع سَعَادٰی

۵۔ فَعْلَانُ جب صفت ہو اور اس کا مونث فَعْلٰی کے وزن پر آتا ہو جیسے سَکْرَانُ (مست آدمی) کی جمع سَکَارٰی۔ سَکْرَانُ کا مونث سَکْرٰی ہے۔

۱) فُعَالٰی (بضم الفاء و فتح العین) اس وزن پر ایسے کلمہ کی جمع آتی ہے جو فَعِیْلٌ یا فَعْلَانُ کے وزن پر ہو جیسے اَسِیْرٌ (قیدی) کی جمع اُسَارٰی۔ سَکْرَانُ کی جمع سُکَارٰی

۲) فَوَاعِلُ۔ اس وزن پر اس لفظ کی جمع آتی ہے جو فَاعِلٌ کے وزن پر ہو خواہ عَلَم ہو جیسے خَاتِمٌ کی جمع خَوَاتِمُ اور خَالِدٌ کی جمع خَوَالِدُ یا غیر عَلَم ہو جیسے کاھل (شانہ) کی جمع کَوَاھِل۔

فائدہ: (۱) بعض جمع اور واحد کے حروف میں فرق ہوتا ہے اسکو

جمع من غیر لفظہ کہتے ہیں جیسے اِمْرَءَۃٌ کی جمع نِسَاءٌ
اور ذو کی جمع اولو۔

(۲) کبھی مفرد اور جمع کے الفاظ میں کچھ اختلاف ہوتا ہے جیسے،
اُمٌّ کی جمع اُمَّھَاتٌ۔ فَمٌ کی جمع اَفْوَاہٌ۔ مَاءٌ کی جمع مِیَاہٌ

(۳) کبھی واحد اور جمع میں کچھ فرق نہیں ہوتا، صرف اعتباری فرق
ہوتا ہے جیسے فُلْکٌ (کشتی) اس کی جمع بھی فُلْکٌ (کشتیاں)
ہے، اس کا واحد قُفْلٌ کے وزن پر ہے اور جمع اُسْدٌ کے
وزن پر ہے۔

(۴) کبھی جمع کی جمع آتی ہے اس کو جمع الجمع کہتے ہیں جیسے کَلْبٌ
کتا کی جمع اَکْلُبٌ اور اس کی جمع اَکَالِبُ ہے۔ نِعْمَۃٌ (نعمت)
کی جمع اَنْعُمٌ اور اس کی جمع اَنَاعِمُ۔ بَیْتٌ (گھر) کی جمع
بُیُوتٌ اور اسکی جمع بُیُوتَاتٌ۔ حمارٌ (گدھا) کی جمع
حُمُرٌ اور اسکی جمع حُمُرَاتٌ۔

(۵) بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں کہ تار کے ساتھ واحد پر اور بغیر تار
کے جنس پر دلالت کرتے ہیں اس کو اسم جنس کہتے ہیں جیسے
شَجَرَۃٌ (ایک درخت) شَجَرٌ (بہت سے درخت)۔ تَمَرَۃٌ (ایک
کھجور) تَمَرٌ (بہت سی کھجوریں)۔

(۶) بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں جمع کے معنی پائے

جاتے ہیں اور ان کا واحد نہیں آتا جیسے قَوْمٌ (گروہ) رَھْطٌ (جتھا۔ جماعت) یا واحد ہوتا ہے مگر اس کا وزن جمع کے اوزان پر نہیں ہوتا جیسے رَاکِبٌ (سوار) کی جمع رَکْبٌ (بہت سوار) اور جیسے صَاحِبٌ (ساتھی) صحابہ (بہت سے ساتھی) ان دونوں قسموں کو اسم جمع کہتے ہیں۔

سوالات

۱۔ جمع کی تعریف و اقسام بیان کیجئے۔

۲۔ جمع سالم بنانے کے قواعد کیا ہیں؟

۳۔ جمع مذکر سالم کس قسم کے اسماء کی آتی ہے؟

۴۔ جمع مکسر کی تعریف و اقسام ذکر کیجئے۔

۵۔ جمع قلت کس کو کہتے ہیں اور اس کے اوزان کتنے ہیں اور کیا کیا؟

۶۔ جمع قلت کے اوزان کے استعمال کے مواقع بتائیے۔

۷۔ جمع کثرت کس کو کہتے ہیں اور اس کے اوزان کتنے ہیں اور کیا کیا؟

۸۔ جمع کثرت کے اوزان کے استعمال کے مواقع بتائیے۔

۹۔ جمع کے سلسلے کے اہم قواعد و فوائد جو کتاب میں مذکور ہیں بیان کیجئے۔

نسبت کا بیان

کسی اسم کے آخر میں یار مشدد ماقبل مکسور بڑھا دینے کو نسبت کہتے ہیں اور ایسے اسم کو اسم منسوب کہتے ہیں۔ اسم منسوب سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جس اسم کے آخر میں یار نسبت زیادہ کی گئی ہے اس کے ساتھ کسی چیز کا تعلق ہے جیسے عَرَبِیٌّ (جس کا تعلق عرب سے ہو)

نسبت کے قاعدے

(۱) جس لفظ کے آخر میں تاء ہو نسبت کے وقت اس کا حذف کرنا واجب ہے جیسے کُوْفَۃٌ سے کُوْفِیٌّ۔ مَکَّۃٌ سے مَکِّیٌّ۔ البتہ نسبت کے بعد مونث کے لئے تار لائی جائے گی جیسے: کوفِیَّۃٌ۔ مَکِّیَّۃٌ۔

(۲) فَعِیْلٌ۔ فَعِیْلَۃٌ۔ فُعَیْلَۃٌ کے وزن پر جب کوئی کلمہ ہو اور ناقص ہو یعنی اس کے آخر میں حرف علت ہو تو پہلی یار کو دور کردیں گے اور دوسری یار کو واؤ سے بدل کر ماقبل فتحہ دے دیں گے جیسے عَلِیٌّ سے عَلَوِیٌّ۔ غَنِیَّۃٌ سے غَنَوِیٌّ۔

اُمَیَّۃٌ سے اُمَوِیٌّ۔

(٣) جو اسم فَعِیْلَۃٌ یا فَعُوْلَۃٌ کے وزن پر ہو اور نہ اجوف ہو نہ مضاعف۔ یا فُعَیْلَۃٌ کے وزن پر ہو اور مضاعف ہو تو حرف علت اور تاء کا حذف کرنا اور عین کلمہ کو فتحہ دینا واجب ہے جیسے مَدِیْنَۃٌ۔ مَدَنِیٌّ۔ کَھُوْلَۃٌ۔ کَھَلِیٌّ۔ جُھَیْنَۃٌ جُھَنِیٌّ۔

(٤) فَعِیْلٌ اور فُعَیْلٌ کے وزن پر کوئی کلمہ ہو اور صحیح ہو تو نسبت کے وقت میں عین کلمہ کے بعد والی یاء باقی رہے گی۔ اور آخر میں یاء نسبتی لگا دی جائے گی جیسے کہ رَبِیْعٌ سے رَبِیْعِیٌّ۔ عُبَیْدٌ سے عُبَیْدِیٌّ۔

(٥) الف مقصورہ اگر تیسری یا چوتھی جگہ ہو تو نسبت کے وقت واوٗ سے بدل جاتا ہے جیسے رِضٰی سے رِضَوِیٌّ۔ مَوْلٰی سے مَوْلَوِیٌّ اور اگر پانچویں جگہ ہو تو گر جاتا ہے جیسے مُصْطَفٰی سے مُصْطَفِیٌّ اس میں واوٗ کے ساتھ بھی استعمال جائز ہے چنانچہ مُصْطَفَوِیٌّ بھی آیا ہے۔

(٦) الف ممدودہ کا ہمزہ اگر اصلی ہو تو نسبت کے وقت اپنے حال پر باقی رہے گا۔ جیسے قُرَّآء سے قُرَّآئِیٌّ اور اگر ہمزہ علامت تانیث ہو تو واوٗ سے بدل جاتا ہے جیسے بَیْضَآءُ سے بَیْضَاوِیٌّ

اور اگر وہ ہمزہ کسی حرف اصلی سے بدلا ہوا ہے تو نسبت کے وقت ہمزہ کا باقی رکھنا اور واؤ سے بدلنا دونوں صورتیں جائز ہیں جیسے سَمَآءٌ سے سَمَائِیٌّ اور سَمَاوِیٌّ. سماء کا ہمزہ واؤ سے بدلا ہوا ہے اصل میں سَمَاوٌ تھا۔

(۷) اگر کسی کلمہ میں یاء مشدد دو حرفوں یا اس سے زائد کے بعد واقع ہو تو نسبت کے وقت میں یہی یاء نسبت والی یاء کے قائم مقام ہو جائے گی جیسے شَافِعِیٌّ (امام شافعی) نسبت کے وقت بھی یہی صورت رہے گی لیکن اس وقت اس کے معنی ہونگے امام شافعی کا ماننے والا۔

(۸) اگر کسی کلمہ میں یاء تیسری جگہ بعد کسرہ کے واقع ہو تو نسبت کے وقت اس یاء کو واؤ سے بدل کر اس کے ماقبل کو فتحہ دیا جاتا ہے جیسے عَمَوِیٌّ. یہ عَمٌّ کی نسبت ہے عَمٌّ کی اصل عَمِیٌّ ہے یاء تیسری جگہ کسرہ کے بعد واقع ہوئی اس لئے نسبت کے وقت اس یاء کو واؤ سے بدل دیا اور جیسے حَیَوِیٌّ یہ حَیٌّ کی نسبت ہے۔ حَیٌّ اصل میں حَیِیٌّ تھا یاء تیسری جگہ بعد یاء کے واقع ہوئی اس لئے نسبت کے وقت وہ واؤ ہو گئی۔

(۹) اگر کسی اسم کے آخر سے حرف اصلی حذف ہو کر وہ اسم دو حرفی رہ

گیا ہو تو نسبت کے وقت حرف اصلی واپس آجائے گا جیسے
اَخٌ سے اَخَوِیٌّ۔ اَبٌ سے اَبَوِیٌّ۔ دَمٌ سے دَمَوِیٌّ
نسبت سے پہلے ان کی اصل اَخَوٌ۔ اَبَوٌ۔ دَمَوٌ تھی۔

(١٠) بعض الفاظ کی نسبت خلاف قیاس بھی آتی ہے جیسے نُورٌ سے
نُورَانِیٌّ۔ حَقٌّ سے حَقَّانِیٌّ۔ ھِنْدٌ سے ھِنْدَوَانِیٌّ
مَرْوٌ سے مروزیٌّ۔ ری سے رازیٌّ۔ یَمَنٌ سے
یَمَانِیٌّ۔ بادیة سے بَدَوِیٌّ (دیہاتی)

سوالات

١۔ نسبت کی تعریف کیجئے۔

٢۔ کن اسمار کی نسبت خلافِ قیاس آتی ہے۔؟

٣۔ نسبت کے قواعد ذکر کیجئے۔

تصغیر کا بیان

اسم میں ایک مخصوص قسم کے تغیر کو تصغیر کہتے ہیں جس کا بیان
آرہا ہے۔ جس اسم کی تصغیر کی جاتی ہے اس کو مصغّر کہتے ہیں۔

تصغیر سے اسم کے مدلول کی قلّت یا حقارت بیان کی جاتی ہے
کبھی کبھی تصغیر سے اسم کے مدلول کی تعظیم مقصود ہوتی ہے اور کبھی

ترحم مقصود ہوتا ہے۔

قلت کی مثال قَبَلٌ سے قُبَيْلٌ۔ حقارت کی مثال عَالِمٌ سے عُوَيْلِمٌ تعظیم کی مثال داھیۃ سے دُوَیْھَۃٌ (بڑی مصیبت)، ترحم کی مثال اِبْنٌ سے بُنَیٌّ۔

تصغیر کے قاعدے

(۱) اگر اسم میں تین حرف ہوں تو اس کی تصغیر فُعَيْلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے رَجُلٌ سے رُجَيْلٌ۔ عَبْدٌ سے عُبَيْدٌ۔

(۲) چار حرفی اسم ہو تو اس کی تصغیر فُعَيْلِلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے جَعْفَرٌ سے جُعَيْفِرٌ

(۳) پانچ حرفی اسم ہو تو اس کی تصغیر فُعَيْلِيْلٌ کے وزن پر آتی ہے بشرطیکہ اس کا چوتھا حرف مدولین ہو جیسے قِرْطَاسٌ سے قُرَيْطِيْسٌ۔ اور اگر چوتھا حرف مدولین نہ ہو تو اس کا پانچواں حرف حذف کر کے اس کی تصغیر بھی فُعَيْلِلٌ کے وزن پر آئے گی جیسے سَفَرْجَلٌ سے سُفَيْرِجٌ۔

(۴) اگر اسم کا دوسرا حرف الف زائدہ ہو تو تصغیر کے وقت واؤ

سے بدل جائے گا جیسے خَالِدٌ سے خُوَیْلِدٌ

(۵) اگر تیسرا حرف الف یا واؤ ہو تو یار سے بدل کر یار تصغیر میں مدغم ہو جائے گا جیسے عَصًا سے عُصَیٌّ۔ دَلْوٌ سے دُلَیٌّ۔

(۶) اگر تیسرا حرف یار ہو تو یار تصغیر میں ادغام کر دیا جائے گا، جیسے نَصِیْرٌ سے نُصَیِّرٌ۔

(۷) اگر چوتھا حرف واؤ یا الف ہو تو یار سے بدل دیا جائے گا، جیسے عُصْفُوْرٌ سے عُصَیْفِرٌ۔ سُلْطَانٌ سے سُلَیْطِیْنٌ۔

تنبیہ (۱) مؤنث سماعی کی تار تصغیر میں ظاہر ہو جاتی ہے جیسے اَرْضٌ سے اُرَیْضَۃٌ اور شَمْسٌ سے شُمَیْسَۃٌ۔

(۲) جس کلمہ کا آخری حرف حذف ہو گیا ہو تو تصغیر کے وقت میں واپس آجاتا ہے جیسے اِبْنٌ کی تصغیر بُنَیٌّ۔ اِبْنٌ اصل میں بَنْوٌ تھا اس کی تصغیر بُنَیْوٌ ہے واؤ اور یار ایک جگہ جمع ہوئے اس لئے واؤ کو یار کر کے یار کا یار میں ادغام کر دیا بُنَیٌّ ہوا۔

سوالات

۱۔ تصغیر کس کو کہتے ہیں؟

۲۔ تصغیر کی اغراض کیا ہوتی ہیں؟ مثالوں سے واضح کیجئے۔

۳۔ تصغیر کے اصول وضوابط کیا ہیں؟ بیان کیجئے۔

تمت
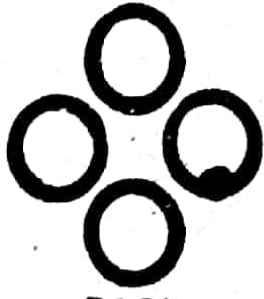
باسمہٖ تعالیٰ
علوم دینیہ کی ترویج و تسہیل کے سلسلہ کی عظیم خدمت
جامعہ عربیہ ہتھورا ضلع باندہ کا ایثار کردہ اردو دفتر
از تصانیف: مولانا قاری صدیق احمد صاحب باندوی بانی و ناظم جامعہ عربیہ ہتھورا باندہ
تسہیل التجوید
قیمت
تسہیل الصرف
(تین حصے)
قیمت
تسہیل النحو
قیمت
تسہیل المنطق قیمت
از تصانیف: مولانا مفتی محمد عبید اللہ الاسعدی استاذ جامعہ عربیہ ہتھورا باندہ
تسہیل البلاغۃ
قیمت
اصول الفقہ
قیمت
تسہیل اصول الفقہ
قیمت
علوم القرآن
قیمت
علوم الحدیث
قیمت
ملنے کا پتہ: مکتبۂ حراء پوسٹ بکس ۳۴۸ لکھنؤ